REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۴ — شمارہ ۳۴

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- شکیل احمد طاہر — سید وسیم احمد ججبشیر

شرح چندہ: سالانہ ۳۶ روپے — ششماہی ۱۸ روپے — ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۲۰ روپے — فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۵ ذوالحجہ ۱۴۰۵ھ — ۲۲ ظہور ۱۳۶۴ ہش — ۲۲ اگست ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۸ ظہور (اگست)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن سے بذریعہ ڈاک موصولہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ "حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیروعافیت ہیں" الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جان و دل سے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصدِ عالیہ میں حضور کو ہمیشہ دائمی کامرانی عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

● ہفت روزہ لاہور مجریہ ۸۵-۸-۱۰ میں دی گئی تفصیل کے مطابق محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ العالی پر "برونکی نمونیہ" کے شدید حملہ کے باعث مسلسل نو دن تک مکمل بے ہوشی طاری رہی۔ اب بفضلہ تعالیٰ آپ ہوش میں ہیں۔ قارئینِ بدر سے محترم حضرت چوہدری صاحب کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا کی خصوصی درخواست ہے۔

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ بع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

قادیان میں یومِ آزادی کی تقریب جوش و خروش سے منائی گئی

جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے قومی پرچم لہرایا اور پولیس گارڈ سے سلامی لی ـ !!

قادیان ۔ ۱۵ اگست ۔ آج یہاں یوم آزادی کی قومی تقریب احاطہ میونسپل کمیٹی میں شان و شوکت کے ساتھ منائی گئی ۔ پنڈال کو شامیانوں اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا ۔ قومی جذبہ سے سرشار قادیان شہر اور اس کے مضافات کے سبھی طبقوں کے لوگ اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے ۔ جماعتِ احمدیہ کے احباب نے بھی اپنی سابقہ روایات کے مطابق کثیر تعداد میں اس تقریب میں شرکت فرمائی ۔ جن میں مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ ۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب انچارج وقفِ جدید ۔ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب، ایڈیشنل ناظر امور عامہ ۔ مکرم سید سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر، مکرم سید تنویر احمد صاحب مشیر قانونی ۔ مکرم چوہدری حکیم بدرالدین صاحب عامل میونسپل کمشنر اور مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی نائب ناظر امور عامہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں ۔ سٹیج پر جماعتِ احمدیہ کے نمائندگان کے علاوہ سردار ہریندر سنگھ صاحب باجوہ پردھان میونسپل کمیٹی ۔ سردار گُوردن سنگھ صاحب E.O. ، جملہ میونسپل کمشنران ، سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ ۔ اور شہر کے دیگر مختلف طبقات کے لیڈران و معززین موجود تھے ۔

پروگرام کے مطابق ٹھیک ساڑھے ۱۰ بجے صبح جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ سابق منتری پنجاب بطور مہمانِ خصوصی میونسپل کمیٹی میں تشریف لائے ۔ ان کے ساتھ شری منوہر لال صاحب شرما پرنسپل خالصہ سکول اور دیگر احباب بھی تھے ۔ مہمانِ خصوصی نے سب سے پہلے مہاتما گاندھی کے مجسمہ کی گلپوشی کی ۔ اور اس کے بعد قومی پرچم لہرایا ۔ اور گارڈ سے سلامی لی ۔ اس موقعہ پر رنگا رنگ پوشاکوں میں ملبوس سکول کی بچیوں نے قومی ترانہ گایا ۔

بعدۂ ریڈیو اور ٹی وی آرٹسٹوں نے اپنے اپنے فن کا مظاہرہ کیا ۔ اور حاضرین کو محظوظ کیا ۔ تقاریر کے پروگرام کے دوران پہلے شری منوہر لال صاحب شرما نے آزادی کے دن کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی ۔ ان کے بعد سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ نے اپنی تقریر میں ہندو سکھ مسلم اتحاد پر زور دیا ۔ جماعتِ احمدیہ کے نمائندہ سے مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل نے آزادی کی اہمیت اس کی افادیت اور حفاظت کے پہلوؤں پر دلچسپ رنگ میں روشنی ڈالی ۔

آخر میں مہمانِ خصوصی سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ سکھ مسلمان ہندو ایک گلدستہ کی مانند اس تقریب میں موجود ہیں اور اس گلدستہ آزادی کے حسن اور اس کی خوشبو کو قائم و دائم رکھنے کے لئے ایسی اتحاد و اتفاق اور قومی یکجہتی بہت ضروری ہے ۔

آپ کی تقریر کے بعد سکول کے بچوں نے مزاحیہ پروگرام پیش کئے اور انعام کے حقدار قرار پائے ۔ بعدۂ یہ قومی تقریب ساڑھے بارہ بجے اختتام پذیر ہوئی ۔

(نامہ نگار خصوصی)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ رفتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ رفتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا ۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں ۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں ۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

مالک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۲ ظہور ۱۳۶۴ ہش

دورِ حاضر میں سُنّتِ ابراہیمیؑ کی تجدید

انسان چونکہ اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کا مکلّف ہے، اس لئے جہاں منجانب اللہ قدم قدم پر اُس کے جذبۂ تسلیم و رضا کی آزمائش رکھی گئی ہے وہاں ابتلاء و آزمائش کی ان جانگسل گھڑیوں میں صبر و استقلال اور قربانی و ایثار کا مظاہرہ کرنے کی صُورت میں اُس کے لئے بے شمار اعلیٰ مراتب اور انعامات بھی مقرر کئے گئے ہیں۔

راہِ حق میں رضائے الٰہی کے حصُول کے لئے بے پناہ صبر و ثبات اور قُربانی و ایثار کی یہی رُوح ہمیں سیّدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ، آپؑ کی رفیقۂ حیات حضرت ہاجرہ اور لختِ جگر سیّدنا حضرت اسماعیل علیہم السلام کی پاکیزہ زندگیوں میں اپنی تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ کارفرما نظر آتی ہے۔ اسی رُوح کا عدیم المثال مظاہرہ حضور نبیؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے کیا۔ اور اسی رُوح کو اُمّتِ مسلمہ کے افراد میں قائم و دائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآنِ حکیم میں خود حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کی زبانِ مُبارک سے یہ پاکیزہ دُعا سکھائی ہے کہ:-

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝

(الانعام : ۱۶۳)

یعنی بے شک میری نماز، میری قُربانی، میری زندگی اور میری مَوت، سب کچھ اُس پروردگار کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے —— اس دُعا کو اپنی زبان پر لانے کے بعد ہمارے دِلوں میں یقیناً یہی رُوح اور جذبہ کارفرما ہونا چاہیئے کہ ہماری عبادات اور قُربانیوں کا منشاء نمود و نمائش یا صرف جنّت کی طلب نہ ہو بلکہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کی خوشنودی کا حصُول ہو۔ جب تک ہم زندہ ہیں ہماری رفتار، گفتار اور کردار سب خُدا کے لئے وقف ہوں۔ اور جب ہم موت کی آغوش میں پناہ لیں تو ہماری موت جہاں، جس طرح اور جس حالت میں آئے وہ بھی اللہ اور صرف اللہ ہی کے لئے ہو۔

ہر فردِ اُمّت کے قلب و رُوح میں تسلیم و رضا اور قُربانی و ایثار کا یہی لازوال جذبہ پیدا کرنا اِسلام کا منتہائے مقصود ہے۔ اور دورِ حاضر میں سیّدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کے اِسی اُسوہ کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السّلام کی بعثت عمل میں آئی ہے۔ آپؑ اپنی جماعت کے افراد کو تسلیم و رضا اور قُربانی و ایثار کے جس اعلیٰ منصب پر فائز دیکھنا چاہتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے۔ فرماتے ہیں:-

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُسی تازگی اور روشنی کا دِن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور یہ آفتاب اپنے پُورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں، ضرور ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اُس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزازِ اسلام کے لئے ساری ذِلّتیں قبول نہ کرلیں۔ اِسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وُہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا، یہی مَوت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مُسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔ اور یہی وُہ چیز ہے جس کا دُوسرے لفظوں میں اِسلام نام ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۵ تا ۱۷)

امامِ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے فرزندانِ احمدیت نے تجدید و احیائے دِین کی خاطر آج تک جو فقید المثال جانی اور مالی قُربانیاں پیش کی ہیں وُہ ہمارے لئے سرمایۂ افتخار ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی ہمارے صبر و رضا کا امتحان لیا گیا ہم نے ہمیشہ راہِ حق میں عظیم الشان جانی اور مالی قُربانیاں پیش کر کے سُنّتِ ابراہیمیؑ کی تجدید کی۔ اور آج بھی جبکہ جماعتِ احمدیہ ابتلاء و آزمائش کے ایک انتہائی صبر آزما دَور سے گزر رہی ہے فرزندانِ احمدیت کی جاں نثاریوں کا تسلسل جاری ہے۔ جس کی تازہ ترین مثال آج ہی لندن مشن کی طرف سے ملنے والی وُہ اطلاع ہے جو ہمارے لئے اندوہناک بھی ہے اور سرمایۂ عز و فخر بھی۔

لنڈن مشن کی جانب سے موصولہ تازہ ترین پریس ریلیز پر مبنی یہ خبر ہمارے حلقۂ قارئین میں بھی یقیناً خوشی اور غم کے ملے جُلے احساس کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ ۱۰ ماہِ رواں کو ٹرینیڈاڈ (جنوبی امریکہ) میں متعین ہمارے مشنری انچارج محترم مولانا محمد اسلم صاحب قریشی کو انتہائی بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

راہِ حق میں شہادت کا یہ سانحہ اُس وقت پیش آیا جب مولانا مرحوم ایک احمدی دوست کے گھر سے اپنی کار میں واپس مشن ہاؤس تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں دہشت گردوں کے ایک گروہ نے جو اغلباً تین کاروں میں سوار تھا، سائیلنسر لگی ہُوئی بندوق سے آپ پر گولیوں کی بوچھاڑ کردی جس کے نتیجہ میں مولانا مرحوم جائے حادثہ پر ہی راہیٔ مُلکِ عدم ہوئے۔ اور یوں راہِ حق میں شہادت کا جام پینے والوں میں ایک اَور خوش نصیب مجاہدِ احمدیت کے نام کا اضافہ ہوگیا جو قیامت تک تاریخ کے صفحات میں جگمگاتا رہے گا۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَ اجْعَلْ
مَثْوٰہُ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ۔

آخر میں ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یہی کہنے پر اکتفاء کریں گے کہ ؎

زیرِ ایں موت است پنہاں صد حیات
زندگی خواہی بخور جامِ ممات

(خورشید احمد انور)

عِید مُبارک باد
فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ

زندگی قُربانیوں کا نام ہے — زندہ قوموں کا یہی پیغام ہے
اوج پر ہو جذبۂ ایثار تو — صُبح روشن، پُرمسرّت شام ہے
جُمعہ کی سُورت میں جو دسواں نشاں — ہے، اُسی میں زندگی کا جام ہے
صِدق کی خاطر جو دیدیں مال و جاں — اُن کا ناصر حضرتِ علّام ہے
جان دینے کی سعادت جو ملی — یہ بھی تو اللہ کا اِنعام ہے
لَا اِلٰہ پڑھ کر جو جائیں جیل میں — جُرم جن کا نعرۂ اِسلام ہے
وہ خُدا کی گود میں محصُون ہیں — صد مُبارک! اُن کا یہ اِقدام ہے

عِید اُن کی پُرمسرّت عید ہے
جیل میں گو زیبِ پا ہر دام ہے

گالیاں سُن کر دُعا دو دوستو! — فحش گوئی ظالموں کا کام ہے
صبر سے پاؤ گے یُوسف کا مقام — کامرانی آپ کا انجام ہے
حج اُسی کا بالیقیں مبرُور ہے — جس کی تربیّت نیک، تقویٰ تام ہے
لَا اِلٰہ کے جُرم میں زِندان میں — پا بجولاں خوردہ آلام ہے
مخلصانہ اُن کو پہنچائیں سلام — عرش پر جن کا بڑا اِکرام ہے
سیّدِ کونینؐ پر لاکھوں سلام — آپؐ کا فیضِ نبوّت عام ہے
مہدیٔ موعود آئے وقت پر — قریہ قریہ آج یہ اِعلام ہے

آپؑ کی نوکِ قلم کی ضرب سے
ٹکڑے ٹکڑے دیکھنا صمصام ہے

محتاجِ دُعا:- خاکسار عبدالرحیم راٹھور۔

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ احسان (جون) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بصیرت افروز اور روح پرور خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت کی :-

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۝ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ۝

(الکہف آیات ۵۵ تا ۵۹)

اور پھر فرمایا

یہ کہا جاتا ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دُہراتی ہے۔ دُنیا کی تاریخ سے متعلق تو یہ محاورہ سو فیصدی صادق ہوتا نظر نہیں آتا کیونکہ تاریخ عالم پر نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر قوم کی تاریخ نے ہمیشہ اپنے آپ کو نہیں دہرایا۔ لیکن جہاں تک مذہبی تاریخ کا تعلق ہے قرآن کریم سے یقینی طور پر پتہ چلتا ہے کہ

مذہبی تاریخ ضرور اپنے آپ کو دُہراتی ہے

اور ہمیشہ سے دُہراتی چلی آئی ہے۔ چنانچہ جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں اسی دُہرائی جانے والی تاریخ کے ایک دردناک پہلو کا ذکر ہے۔ دہرائی جانے والی تاریخ دردناک بھی ہے اور خوشکن بھی ہے اور برکتوں سے بھی تعلق رکھنے والی ہے۔ قرآن کریم نے دونوں تاریخوں کا الگ الگ ذکر فرمایا ہے۔ جن آیات کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے ان میں اسی المیہ تاریخ کا ذکر ہے جو ہمیشہ دہرائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ۔ اور وہ تمام باتیں جو یاد رکھنے کے لائق ہیں جن کو نمونے کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے یا جن سے نصیحت حاصل کی جاتی ہے وہ ساری ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے فائدے کے لئے محفوظ کر رکھی ہیں یعنی [illegible] بھی بات تاریخ عالم میں باقی نہیں رکھی جو مثل کے طور پر پیش کی جاتی ہو جس کو دیکھ کر بنی نوع انسان استفادہ کر سکتے ہوں اور خدا تعالیٰ نے اس کا تذکرہ قرآن کریم میں نہ کیا ہو۔

وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا لیکن عجیب عالم [illegible] اس کے باوجود اکثر باتوں میں بہت ہی جھگڑالو ہے۔ اور بہت [illegible] باوجود اس کے کہ

ہر قسم کے تاریخی واقعات

جن سے انسان سبق حاصل کر سکتا تھا ہم نے کھول کھول کر قرآن کریم میں بیان فرما دیے لیکن انسان کو دیکھ کر پھر بھی جھگڑے کی راہیں نکالتا ہی چلا جاتا ہے

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ۔ پس کیا نتیجہ نکلا؟ نتیجہ یہ نکلا کہ لوگوں کو اس بات سے کہ وہ ایمان لے آئیں جب ہدایت ان کو پہنچے اور وہ استغفار کریں اپنے رب سے۔ اس بات سے ان کو کوئی چیز نہیں روکتی۔ مگر [illegible] پہلوں کے قدم پر ضرور قدم رکھنے ہیں اور پہلوں کی [illegible] یہ طرزِ بیان اس رنگ میں ہے کہ گویا وہ فیصلہ کر بیٹھے ہیں کہ ہم نے [illegible] کے قدم بقدم ضرور چلنا ہے اور چونکہ ہمارا یہ فیصلہ ہے کہ [illegible] کو نہیں چھوڑنا اس لئے ہم ایمان نہیں لائیں گے۔

اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝ یا پھر اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ عذاب اُن کے سامنے آ کھڑا ہو۔ اور دوسری طرف خدا فرماتا ہے :- وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ اور رسولوں کو تو ہم داروغے بنا کر بھیجتے نہیں جو زبردستی پکڑ کر ان کو ٹھیک کر لیں۔ ہم تو ان کو سوائے مبشرین اور منذرین کے اور کسی حیثیت سے نہیں بھیجتے یعنی لوگوں کو ڈرانا ان کا کام ہے لوگوں کو خوشخبریاں دینا ان کا کام ہے۔

زبردستی ہدایت دینا اُن کا کام نہیں

اور اس کے مقابل پر جن لوگوں نے کفر اختیار کیا وہ ہر ہتھکنڈہ اختیار کرتے ہیں حق کو دبانے اور مٹانے کے لئے وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ وہ باطل طریق اختیار کرتے ہیں حق سے مقابلے کا۔ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ تاکہ حق کو مٹا ڈالیں وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا اور وہ پکڑ لیتے ہیں ہمارے نشانات کو اور جس بات سے وہ ڈرائے جاتے ہیں ان کو تمسخر کے طور پر۔ یعنی تمسخر اڑاتے ہیں ہمارے نشانات کا بھی اور جب ان کو ڈرایا جاتا ہے کہ خدا کے عذاب سے ڈرو، خدا کا خوف کرو۔ تو ہنستے ہیں اور تمسخر اڑاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ۔ ہر بدکار، بداعمال ظالم ہوتا ہے مگر

اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا

جسے اللہ تعالیٰ کی آیات بتا کر نصیحت دینے کی کوشش کی جائے اور خدا کی آیات اس کے رب کی آیات اس کے سامنے پڑھ کر اس کو نیک باتوں کی طرف بلایا جا رہا

تم اپنے دین اور دنیا کیلئے دُعا کرو
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش : گلوب ربڑ فیکچررز ۶۲ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۳
فون : 27044
گرام : GLOBE XPORT

ہو فاعرض عنھا پھر وہ اس سے منہ موڑ لیتا ہے ونسی ما قدمت یداہ اور بھول جاتا ہے کہ اس نے کس قسم کے اعمال اپنے آگے بھیجے ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں فرماتا ہے جن کے دلوں پر ہم نے کئی قسم کے پردے ڈال رکھے ہیں اور وہ پردے اس بات کی راہ میں حائل ہو جاتے ہیں ان یفقھوہ کہ وہ حق کو سمجھ سکیں۔ اور اسی طرح ان کے کانوں میں بوجھ پڑ جاتے ہیں اگر کوئی ان کو ہدایت کی طرف بلائے وہ ہدایت کی طرف ہرگز کبھی بھی نہیں آئیں گے۔

اور اس کے باوجود وربک الغفور ذو الرحمۃ اللہ تعالیٰ بہت ہی بخشش کرنے والا ہے۔ اور بہت ہی رحمت فرمانے والا ہے لو یؤاخذھم بما کسبوا اگر خدا ان کے ہر اس فعل پر جو وہ کرتے ہیں ان کو پکڑنے لگ جائے لعجل لھم العذاب تو عذاب ان پر بہت پہلے آجائے۔ اگر ان کی بداعمالیوں کی سزا دینے میں خدا جلدی کرے اور وہ صاحب مغفرت اور صاحب رحمت نہ ہو تو ان کا عذاب تو بہت پہلے ان پر مقدر ہو چکا ہے۔ بل لھم موعد لن یجدوا من دونہ موئلا۔ لیکن

ان کے لئے ایک وعدہ مقرر ہے

ایک وعدے کا دن ہے۔ کیوں وعدہ ہے؟ اس مضمون کو ربک الغفور ذو الرحمۃ کھول رہا ہے۔ فرماتا ہے کہ اس لئے ہم عذاب میں جلدی نہیں کرتے۔ اس لئے عذاب دیر سے آتا ہے تاکہ ان کو استغفار کا موقعہ مل جائے، تاکہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور ان کی مغفرت فرمائے۔

پس وہ مومن یا مومنوں میں سے بعض جو گھبرا جاتے ہیں اور جلدی کرتے ہیں اور کہتے ہیں خدا پیاروں کو اتنے دکھ دئے جا رہے ہیں، اتنی گالیاں دی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو کوئی خیال نہیں آتا۔ کیوں خدا ان پر بجلی نہیں گراتا؟ کیوں ان کو نہیں پکڑتا؟ ان کا جواب ہے کہ خدا تعالیٰ بہت ہی غیر معمولی مغفرت فرمانے والا ہے بندوں کے مغفرت کے تصور سے بہت بالا ہے اس کا مغفرت کا تصور۔ اور بے انتہا رحم فرمانے والا ہے۔ اس لئے وہ ان کو مہلت دیتا چلا جاتا ہے تاکہ وہ استغفار کریں، اور توبہ کریں، اور خدا کی مغفرت اور خدا کی رحمت سے فائدہ اٹھا سکیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ کلیۃً بچ کر نکل جائیں گے۔ ان کا ایک ایسا دن مقرر ہے اور ایک ایسا عذاب مقدر ہے کہ جس سے کسی طرح وہ کسی پناہ میں نہیں جا سکتے۔ کوئی موئل ان کے لئے نہیں ہے، کوئی پناہ گاہ ان کے لئے باقی نہیں ہے۔

یہ ہے عمومی مضمون قرآن کریم کا جس سے پتہ چلتا ہے کہ نہ صرف یہ کہ تاریخ دہرائی جاتی ہے بلکہ قرآن کریم نے اس تمام تاریخ کو محفوظ بھی فرما لیا ہے اور ہر قسم کی مثل قرآن کریم میں موجود ہے۔ اس پہلو سے

جب ہم قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں

بیسیوں جگہ ہیں انبیاء کے انکار کے اور حق کی مخالفت کے۔ جن کو نہایت ہی لطافت اور نہایت باریکی کے ساتھ کس خدا نے محفوظ فرمایا ہوا ہے اور کھلے کھلے لفظوں میں بھی ان کے نمایاں پہلو بھی ہمارے سامنے کھول کر رکھے ہوئے ہیں کوئی پہلو ایسا باقی نہیں ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود نہ ہو بلکہ قوموں کا نفسیاتی تجزیہ بھی پیش فرمایا گیا ہے۔ کیوں ان کو غلط فہمی ہوتی ہے؟ کیوں وہ دھوکہ کھاتے ہیں؟ کیا ان کے مقاصد ہوتے ہیں؟ تمام تفاصیل قرآن کریم میں موجود ہیں لیکن چونکہ وقت کی مجبوری ہے اس لئے میں نے آج کے خطبہ کے لئے چند آیات چنی ہیں جن میں من کل مثل میں سے بنیادی، اہم مثالات اللہ تعالیٰ نے مذکور فرما دی ہیں۔

ایک بات جو بڑی اہم ہے اور جو ان کے عمومی رویے کا پتہ دیتی ہے انہوں وہ حق کا انکار کیا کرتے ہیں وہ اس آیت کریمہ میں بیان فرمائی گئی :۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ۔

وہ جو انکار کرتے ہیں وحی کا اور کہتے ہیں خدا تعالیٰ کسی بشر پر کچھ نازل نہیں فرمائے گا۔ یا نہیں نازل فرمایا۔ یہاں سے بات چلتی ہے۔ کہتے ہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا بالکل لغو بات ہے کہ خدا تعالیٰ آج کسی انسان کے ساتھ کلام کرتا ہو۔ ہرگز کوئی ایسی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس میں محض بندے کا انکار نہیں ہے بلکہ ان کے اس دعوے میں کہ خدا تعالیٰ کلام نہیں کرتا

خدا تعالیٰ کی ناقدری

ہے، ناقدر شناسی ہے۔ وہ کیسے خدا کا منہ بند کر سکتے ہیں؟ وہ کیسے خدا تعالیٰ کو باز رکھ سکتے ہیں کلام کرنے سے اگر وہ کلام کرنے کا فیصلہ فرمائے؟ یہ ہوتے کون ہیں جو خدا کے اوپر بندشیں لگانے والے ہیں؟ وما قدروا اللہ حق قدرہ ان جاہلوں کو اللہ کی قدر ہی معلوم نہیں۔ اور اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ قل من انزل الکتاب الذی جاء بہ موسیٰ تو ان سے کہو کہ اگر یہ بات ہے تو موسیٰ پر جو کتاب آئی تھی اس کو کس نے اتارا تھا؟ یہاں صرف ایک حضرت موسیٰ کو جو مثال کے طور پر پیش فرمایا گیا ہے اس لئے کہ یہاں اہل کتاب بطور اوّل مخاطب ہیں۔ مراد یہ ہے کہ تم خود ایسی کتابوں کے ماننے والے ہو جو پہلے اتاری گئیں۔ کیوں اتاری گئیں؟ کیا ان سے پہلے انبیاء نہیں آئے تھے؟ کیوں وہاں تک بات پہنچ کر نہیں ٹھہر گئی؟ جب تم یہ کہتے ہو کہ موسیٰ پر یا کسی ایک نبی پر خدا نے کلام نازل فرمایا تو اس سے پہلے بھی خدا کلام نازل فرمایا کرتا تھا اس وقت کے لوگوں کو کیوں یہ حق نہیں تھا کہ انکار کر جاتے اور کہہ دیتے کہ اب خدا نازل نہیں فرمائے گا۔ پہلوں پر نازل فرما چکا؟ اور اگر پہلے لوگوں کو حق نہیں تھا موسیٰ کے انکار کا تو تمہیں کیا حق ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے انکار کا؟ ایک جاری سنت ہے

خدا ہمیشہ بندوں سے کلام کرتا آیا ہے

اس لئے جب تم ایک کے کلام کو تسلیم کر لیتے ہو تو دوسرے کے کلام کے متعلق خدا کے اوپر بندشیں نہیں لگا سکتے۔ اور یہ جو انکار ہے۔ یہاں بشر کی ہتک نہیں بلکہ خدا کی ہتک ہے۔

پھر فرمایا تجعلونہ قراطیس تبدونھا وتخفون کثیرا۔ کہ تمہارے انکار کی وجہ یہ ہے کہ تم ٹیڑھے ہو چکے ہو اور جو پہلا کلام تھا خدا کا اس کے ساتھ بھی تم ایسا ہی سلوک کر چکے ہو جو کجی کا سلوک ہے اور ٹیڑھے پن کا سلوک ہے تم اس لائق نہیں ہو کہ خدا کے کلام سے استفادہ کرو ورنہ خدا کا کلام تو کبھی بند نہیں ہوا کرتا۔ فرمایا دیکھو موسیٰ پر بھی تو کلام نازل ہوا تھا یہ تو تم مانتے ہو۔ بتاؤ اس کلام سے تم نے کیا کیا؟ تجعلونہ قراطیس تم نے اس کو کاغذ کاغذ، پرچی پرچی کر دیا۔ ایک نے تم میں سے ایک آیت اٹھائی اور اس کا ایک معنی نکالا۔ کسی اور نے کوئی دوسری آیت اٹھائی اور اس کا ایک معنی نکالا۔ اور رفتہ رفتہ ایک کتاب تھی جو موسیٰ پر نازل ہوئی وہ بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئی اور ہر فرقے نے اس کتاب کی بعض آیات کو پکڑ لیا اور بعض کو چھوڑ دیا۔ تم نے کتاب کے ساتھ تفریق کر دی۔ ریزہ ریزہ کر دیا یہاں تک کہ اس کی وحدت ختم ہو گئی۔ بظاہر وہ ایک کتاب رہی۔ لیکن فی الحقیقت ہر فرقے نے اس کی بعض چیزوں کو اپنے لئے اخذ کر لیا اور بعض کو دوسروں کے لئے چھوڑ دیا۔ بعض آیات کا ایک مفہوم کسی ایک فرقے نے لے لیا اور دوسرا مفہوم دوسرے فرقے نے لے لیا تو

ایک کتاب ہوتے ہوئے بھی وہ قراطیس بن گئی

فرمایا جب تمہارا یہ حال ہے تو تم دراصل نہ خدا کی قدر کرنے والے ہو نہ خدا کے کلام کی قدر کرنے والے ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی قدر کرتے اور اس کی اہمیت تمہارے ذہنوں پر ہوتی اور اس کا ادب ہوتا تمہارے دلوں میں تو تم یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ خدا کے کلام کے اوپر کوئی قدغن لگاؤ۔ اور یہ فیصلہ کر بیٹھو کہ اب خدا کبھی کلام نہیں کرے گا۔ اور اگر خدا کی قدر ہوتی تو اس کے کلام کا یہ حال نہ کرتے کہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اس کے نتیجہ میں خود بھی ٹکڑے ہو گئے۔ وعلمتم مالم تعلموا انتم ولا اباؤکم اور موسیٰ کے ذریعہ بھی تو خدا نے ایسا علم دیا تھا جو تم نہیں جانتے تھے۔ نہ تم اس کو جانتے تھے نہ

تھے نہ تمہارے آباء اجداد واقف تھے۔ کہو کہ اتارا اللہ نے۔ قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون۔ پھر ان کو چھوڑ دو یہ بات کہہ کے کہ یہ تمہارا حال ہے تم ان کو اللہ کے اوپر چھوڑ دو پھر غنا جو چاہے ان سے سلوک کرے۔ فی خوضھم یلعبون اپنے ٹھٹھول، مذاق اور تمسخر میں یہ لگے رہیں وہ بھٹکتے رہیں اور کھیلتے رہیں۔

یہ جو اہل کتاب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تبدونھا وتخفون کثیرا اس میں

ایک اور بھی کہا پہلو

یہ بھی بیان فرمایا گیا کہ وہ بعض چیزوں کو تو ظاہر کرتے ہیں اور بعض کو چھپا لیتے ہیں یعنی جانتے ہوتے بعض چیزوں پر ایمان لاتے ہیں ان میں سے بھی بعض کو ظاہر کرتے ہیں اور بعض کو چھپا لیتے ہیں۔ یہ پہلی بات تھی علاوہ ایک اور بات جو بیان فرمائی گئی ایک تو یہ ہے کہ بعض نے بعض آیات کو پکڑا مثلاً نور والی آیت کو پکڑ لیا اور نورانی ہو گئے۔ اور اس کے نتیجے میں ایک ایسا فرقہ بنایا جس کا یہ عقیدہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نور تھے بشر نہیں تھے۔ اور ایک دوسرے فرقے نے بشر والی آیت کو پکڑ لیا اور یہ عقیدہ گھڑ لیا کہ بشر تھے نور نہیں تھے۔ اس کو تو پتے ہیں قرطیس۔ یعنی ایک فرقہ اس کی بجائے اس کے کاغذ کا ٹکڑہ پر چھاپ کر دیا۔ اور بعض آیات کو ایک عقیدہ والے پکڑ کر بیٹھ گئے بعض آیات کو دوسرے عقیدے والے پکڑ کر بیٹھ گئے۔

اس کے بعد فرمایا ہے۔ تبدونھا وتخفون کثیرا۔ تم اپنے مطلب کی باتیں ظاہر کرتے ہو اور اپنے مطلب کے خلاف باتوں کو چھپاتے ہو جس کا مطلب یہ ہے کہ بہت تھوڑا رہ گیا ہے تم میں سے ہر ایک کے پاس۔ یہ بہت ہی اہم ایک نکتہ ہے جسے سمجھنا چاہیئے۔ جب مذاہب میں تفرقہ ہو جاتی ہے بٹ جاتے ہیں فرقوں میں تو یہ نہیں ہوا کرتا کہ ہر فرقے کے پاس اکثر .... موجودہ ہوتا ہے اور تھوڑا سا جسے وہ چھوڑتے ہیں جو ان کے پاس ہوتا ہے اسے تو وہ ظاہر کرتے ہیں جو نہیں ہوتا اس کو چھپاتے ہیں تو فرمایا تبدونھا وتخفون کثیرا کچھ اس میں سے تم ظاہر بھی کرتے ہو لیکن اکثر حصے کو چھپاتے ہو جس کا مطلب

یعنی کہ وہ تمام پہلو تم کو پسند نہیں

ہیں ان کو تم چھپاتے ہو اور وہ پہلو اکثر ہیں۔ جو باقی ہیں سے تھوڑا تمہیں پسند کرتا ہے اور باقی اکثر سے تم خود ہٹے ہوئے ہو ورنہ ان کو چھپاتے نہیں۔ اور یہ حال آج بھی ہم اسی طرح دیکھ رہے ہیں ہر فرقے کے پاس قرآن کی سچائیوں میں سے تھوڑی رہ گئی ہیں باقی۔ اور اکثر ان کے عقائد، عبادات اور رسومات میں بدل چکے ہیں۔ ان کے تصورات کے اکثر پہلو بگڑ چکے ہیں۔ کسی ایک فرقے کو آپ لے لیجئے اس سے خدا کا تصور معلوم کیجئے، رسول کا تصور معلوم کیجئے، انبیاء کا تصور معلوم کیجئے، کتاب الٰہی کا تصور معلوم کیجئے۔ غرضیکہ ایمانیات کے تمام پہلوؤں پر ان سے گفتگو کر دیکھئے۔

ہر پہلو میں آپ بگاڑ دیکھیں گے

ملائکۃ اللہ کی کہانی بدل دی گئی ہے۔ ملائکۃ اللہ کے وجود کو ہی مسخ کر دیا گیا ہے۔ یعنی ایسا تصور پیش کرتے ہیں جسے دنیا کا کوئی انسان جو فطرت سلیمہ فطرت صحیحہ رکھتا ہو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو اکثر چیزوں میں بگاڑ ہے۔ یعنی فرمایا تبدونھا تم ظاہر تو کرتے ہو ان میں سے کچھ وتخفون کثیرا اکثر تو تم چھپا لیتے ہو۔ ایک آیت کو ظاہر کر دیا اور دس آیات کو چھپا لیا ہر مضمون میں یہی اسلوب جاری رہتا ہے مثلاً قرآن کریم میں خاتم النبیین کی جو آیت نازل ہوئی اس کو ہر سٹیج پہ پڑھ کے ہر جگہ بیان کرتے ہیں اور مع الذین

انعم اللہ علیہم والی کو چھپاتے ہیں اس کو ظاہر نہیں کرتے اس کا ذکر ہی نہیں کرتے ہیں اور اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس والی آیت کو چھپا لیتے ہیں اور اس کا کوئی ذکر نہیں کرتے۔ میثاق النبیین والی آیت کو چھپا لیتے ہیں اور اس کا ذکر نہیں کرتے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا والی آیت کا ذکر نہیں کرتے اسے چھپا لیتے ہیں۔

غرضیکہ جہاں بھی رسالت کے ایسے مفہوم کو قرآن کریم بیان فرما رہا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی غلامی میں جو لوگ ترقی کرتے ہیں اور جو اطاعت میں ترقی کرتے ہیں ان پر وحی بند ہے نہ رسالت بند ہے۔ یعنی غلامان محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے کچھ بھی بند نہیں غلامان محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر سب کچھ بند کرنے کے لئے ایک آیت کا ایک مفہوم انہوں نے بنا لیا ہے وہ پکڑ کے بیٹھ گئے ہیں اور وہ تمام آیات جن میں ان کے غلط مفہوم کی نفی ہے ان کو چھپا لیتے ہیں۔ تبدونھا وتخفون کثیرا۔

پس جیں پہلے سے بھی دیکھیں ان آیات میں بڑی تفصیل کے ساتھ آج کی حالت کا نقشہ کھینچا ہوا ہے۔

حدیثوں سے بھی یہی سلوک

ہے۔ ایک لیٹر ھا پن ہے طبیعت کا جو ہر جگہ وہی منظر دکھاتا ہے۔ چنانچہ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ تیس دجال آئیں گے۔ وہ جھوٹے ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہ سمجھے گا کہ میں نبی اللہ ہوں۔ اور وہ نبی اللہ نہیں ہے۔ اس حدیث کا تمام مباحثہ سے اور تمام منبروں سے تمام جلسوں میں بہت زیادہ غلو کے ساتھ ذکر کرتے چلے جاتے ہیں کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور وہ ساری حدیثیں چھپا جاتے ہیں جن میں اسی مضمون کی وضاحت موجود ہے۔ مثلاً یہ ذکر نہیں کریں گے اسی وقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم نبی اللہ کے طور پر آئے گا آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ دجال آئیں گے مگر عیسیٰ کو دجال نہ سمجھنا۔ مسیح ابن مریم جب آئے گا اور نبی اللہ ہونے کا دعویٰ کرے گا تو میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اس کو کہیں دجال والی حدیث کی صف میں نہ لپیٹ دینا کہیں۔ پھر فرمایا تم پر بات کھول دینی چاہیئے۔

کہ بہت دور تک لپیٹتے ہیں

کہ میں خوب کھول کر بتا دیتا ہوں کہ مسیح ابن مریم آئے گا نبی اللہ ہوگا نبی اللہ ہوگا ایک ہی حدیث میں چار مرتبہ اس کے لئے نبی اللہ کا لفظ استعمال فرمایا۔ پھر فرمایا کہ میرا بیٹا ابراہیم اگر یہ زندہ رہتا تو ضرور نبی بنتا اور صدیق نبی بنتا۔ یہ ساری حدیثیں چھپا کے بیٹھے ہیں۔ کیوں ان کا ذکر نہیں کرتے جرأت کے ساتھ؟ جب وہ دجال والی حدیث ان کو یاد آتی ہے تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ والہ وسلم کے اپنے ارشادات میں یہ کیوں بھول جاتے ہیں؟

تو قرآن کریم سے بھی وہی سلوک کر رہے ہوتے ہیں جس پر قرآن نازل ہوا اس سے بھی وہی سلوک کر رہے ہوتے ہیں جو اس سے پہلے گذشتہ قوموں نے کیا تھا قدم بہ قدم وہی چیزیں دہرا رہے ہیں پھر یہ تو یاد آ جاتا ہے کہ دجال کہا ہے لیکن جھوٹے دعویداروں کو لیکن یہ کیوں ذکر نہیں کرتے کہ یہ بھی فرمایا ہے علماء ھم شر من تحت ادیم السماء ان زمانے کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ اور یہ ان کو بھول جاتا ہے

میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں

منجانب: اقبال، جاوید مع برادران جے۔ سی۔ روڈ ٹائرز جے ای انٹرپرائسز

NO 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J. C. ROAD BANGLORE - 560002
PH: 228666

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ان سے ہی یہ فتنے پھوٹیں گے اور ان میں ہی واپس چلے جایا کریں گے پھر یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب اختلافات ہونگے تو سادہ لوح مسلمان اپنے مولویوں کے پاس جائیں گے کہ ان سے فیصلے کروائیں۔ فاذا ھُم قردۃ و خنازیر۔ حیرت سے کیا دیکھیں گے کہ ہاں تو سؤر اور بندر ہیں۔ اور یہ حدیثیں بھی چھپانی ہیں اور یہ حدیثیں قرآن کریم میں جن آیات سے اخذ ہوئیں یا ان کی بنیادیں ہیں ان پہ بھی ہاتھ رکھ کے بیٹھ جاتے ہیں۔

شرٌّ من تحت ادیم السّماء کا کیا مطلب ہے؟

کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اپنا محاورہ ہے یا قرآن نے اس کی وضاحت فرمائی ہے، قرآن سے پتہ چلتا ہے ان شر الدواب عند اللہ الذین کفروا فھم لا یومنون کہ جب کہا جاتا ہے شرٌ من تحت ادیم السماء جانوروں کے متعلق، زندہ لوگوں کے متعلق، تو قرآن کہتا ہے شر الدواب تمام چلنے پھرنے والوں میں سب سے زیادہ شریر اور گندہ جانور وہ ہے اللہ کے نزدیک جو کفر کرے، انکار کر دے آنے والے کا، فھم لا یومنون اور ماننے پر آمادہ ہی نہ ہو کسی طرح۔ تیار ہی نہ ہو اس بات پر۔ تو شر الدواب اور شرٌ من تحت ادیم السماء بیر ایک ہی معنوں میں دو محاورے استعمال ہوئے ہیں۔ وہ بھی چھپاتے جائیں۔ قوم کو متنبہ کرنا چاہیئے کہ بھئی خطرہ محسوس کرو۔ قرآن نے خبر دی ہے بڑے شریر لوگوں کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بتا دیا ہے کہ کہاں ملیں گے؟ قرآن نے اصولی تعلیم دی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے انگلی رکھ دی کہ یہ وہ لوگ ہیں تو دجال والی حدیثیں یاد رہ جاتی ہیں اپنے متعلق جو شریر کے لفظ اور

آسمان کے نیچے بدترین مخلوق

کے لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمائے ہیں وہ چھپا جاتے ہیں اور یاد کراؤ تو غصہ آتا ہے۔ کہتے ہیں ہم تمہیں ماریں گے۔ تم کیسی باتیں ہمیں یاد کراتے ہو۔ پھر جب تم دیکھتے ہیں وہ کیا مطلب ہے سور اور بندر تو اس کے متعلق بھی قرآن کریم میں ہمیں آیت ملتی ہے۔

ومن لعنہ اللہ وغضب علیھم وجعل منھم القردۃ والخنازیر وعبد الطاغوت۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور اللہ کا غضب ان پر نازل ہوا ہے اور ان میں سے خدا نے بندر بھی بنا دئے ہیں اور سور بھی بنا دئے ہیں تو وہ کیسے بندر ہیں؟ کیسے سور ہیں؟ کن لوگوں میں ملیں گے؟ جس پہ یہ وحی نازل ہوئی اس کو خدا نے بتایا ہے کہ کن لوگوں میں ملیں گے۔ اور وہ یہ فرماتا ہے اصدق الصادقین ہر

سچے انسانوں سے بڑھ کر سچ بولنے والا

کہ ان کو اس وقت مولویوں میں تلاش کرنا۔ جب فتنے پھیلیں گے، اختلاف ہونگے، لوگ ہدایت کی غرض سے مولوی کا پاس جائیں گے تو تم دیکھنا کہ وہاں سور اور بندر ہو گئے تو قرآن جو اصولی تعلیم دے رہا ہے، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم انگلیاں اٹھا اٹھا کے دکھا رہے ہیں کہ کون وہ لوگ ہیں؟ کہاں تمہیں ملیں گے؟ اور یہ بڑھ بڑھتے ہیں ان کتابوں کو اور چھپا جاتے ہیں۔ تبدونھا وتخفون کثیراً کیسی عجیب مثال ہے! غرضیکہ ہر پہلو سے وہ چیزیں جو پہلی قوموں نے کیں ان کو آج کی قومیں بھی دہرا رہی ہیں پھر قرآن کریم فرماتا ہے:۔

ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذالک سبیلاً اولٰئک ھم الکٰفرون حقاً واعتدنا للکٰفرین عذاباً مھیناً

فرماتا ہے وہ لوگ جو انکار کرتے رہے ہیں ہمیشہ۔ الذین یکفرون جو خدا کا انکار کیا کرتے ہیں اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ یفرقوا بین اللہ ورسلہ۔ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فاصلے ڈال دیں تفریق کر دیں ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض اور کہتے ہیں بعض پر تو ہم ایمان لائیں گے اور بعض کا انکار کریں گے۔ ویریدون ان یتخذوا بین ذالک سبیلا

اور چاہتے ہیں کہ اپنی مرضی سے بیچ کی راہ پکڑ لیں جس کو چاہیں مان لیں جس کو چاہیں انکار کر دیں۔ اولٰئک ھم الکٰفرون حقاً یہی وہ لوگ ہیں جو خدا کے نزدیک پکے کافر ہیں واعتدنا للکٰفرین عذاباً مھیناً اور ہم نے کافروں کے لئے عذاب مہین مقرر فرمایا ہے

یہ بھی عجیب قرآن کریم کی آیت ہے تاریخ کا ایک ایسا پہلو اس میں محفوظ کیا گیا ہے جو ہمیشہ سے اسی طرح چلا آ رہا ہے اور ہر دفعہ قوم اس پہلو کو دہراتی ہے اور نہیں سمجھتی کہ دراصل جب ہم نبیوں میں تفریق کرتے ہیں تو اللہ اور اس کے نبیوں میں تفریق کر رہے ہوتے ہیں۔ یفرقوا بین اللہ ورسلہ ہم خدا اور اس کے بھیجے ہوؤں کے درمیان حائل ہونا چاہتے ہیں، یہ مراد ہے۔ جب وہ کہتے ہیں کہ بعض ہم مانیں گے اور بعض کو نہیں مانیں گے۔ تو گویا

خدا اور نبیوں کے درمیان پہرے بیٹھ گئے

بعض کی وحی نہیں پہنچنے دیں گے اور بعض کی آگے جاری کر دیں گے۔ گویا خدا اور رسولوں کے درمیان انسپکٹر بیٹھ گئے ہیں۔ اور وہ بیچ میں تفریق ڈالنے والے بیٹھ گئے ہیں یہ بہت ہی باریک نکتہ ہے اور بہت لطف آتا ہے اس پر غور کرنے سے کہ بظاہر یہ تو سمجھ آجاتی تھی کہ نبیوں کے درمیان فرق کر رہے ہیں۔ تو عام بات ہے لیکن خدا اس کا تجزیہ یہ کر رہا ہے کہ دراصل یہ نبیوں کے درمیان فرق نہیں ہے بلکہ یفرقوا بین اللہ ورسلہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان ایک فرق پیدا کر دیا گیا اور بیچ میں کچھ پہرے دار بیٹھ گئے ہیں اور کہ ہماری مرضی سے وحی چاہے گی ہماری مرضی سے وحی رکے گی جس کے متعلق ہم چاہیں گے جاری کریں گے جس کے متعلق ہم کہیں گے نہیں، وہ نہیں جاری ہو سکتی اور اس میں اہم نکتہ یہ ہے کہ خدا اور بندے کے درمیان کوئی چیز آ ہی نہیں سکتی۔ اس لئے حتمی طور پر اور یقینی طور پر کوئی شخص یہ کہہ ہی نہیں سکتا کہ خدا نے کسی سے کلام کیا تھا کہ نہیں کیا تھا۔ وہ

مقامِ خوف ہے

مقامِ ادب ہے، وہاں زبان نہیں کھلنی چاہیئے چنانچہ قرآن کریم اس مقام سے متعلق ایک دوسری جگہ فرماتا ہے وان یک کاذباً فعلیہ الکذب زیادہ سے زیادہ تمہیں یہ فکر ہو سکتی ہے کہ جھوٹ بول رہا ہو گا۔ جھوٹ بول رہا ہے تو نہ مانو۔ اور جہاں تک جھوٹ کا تعلق ہے اس کا جھوٹ کا وبال تم پر کیسے پڑ سکتا ہے جو تمہیں تکلیف ہو رہی ہے؟ جو جھوٹ ہے وہ اپنا وبال آپ اٹھائے گا اپنی قبر میں آپ پڑے گا اور خود اپنی موت مرے گا علیہ الکذب خدا کوئی انصاف تو نہیں کہ اس کے جھوٹ کا عذاب تمہیں دے دے۔ اس لئے تمہیں کیا تکلیف ہو رہی ہے ساری۔ تم کہو وہ ہمیں نہیں دل میں تسلی ہوتی ہم نہیں مانتے چپ کر کے بیٹھ جاؤ۔ لیکن یہ بیچ میں جا بیٹھو خدا اور اس کے رسولوں کے درمیان اور یہ فیصلہ کرو کہ ہم تفریق کریں گے بعضوں کو خدا کے رسول قرار دیں گے اور بعضوں کو کہیں گے کہ ہمیں علم ہے ہم بیچ بیٹھے ہوئے تھے ہم نے تفریق کی ہوئی ہے، ان کو ہم نہیں مانتے۔ فرمایا یہ نہیں ہو سکتا۔ اور یہ ہوتا ہے تم کرتے اسی طرح ہو تم اپنی طرف سے جائز نہیں ہے تم کرتے ہو اور بعینہ یہی حال ہم آج بھی دیکھ رہے ہیں۔

پھر خدا فرماتا ہے یٰحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءُون کیسی حسرت ہے بندوں پر یا یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءُون کوئی رسول ان کے پاس نہیں آتا مگر اس کے ساتھ ٹھٹھہ اور مذاق اور تمسخر کرتے ہیں اور آج پاکستان میں یا پاکستان سے باہر دنیا کے مختلف ملکوں میں بھی جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے

ان کے پاس کوئی دلیل نہیں سوائے تمسخر کے

نہایت بے ہودہ سرائی۔ اور پھر یہ بھی نہیں سوچتے کہ جو ہم بات کہہ رہے ہیں اس کی زد کس پر پڑتی ہے؟ اور اس تمسخر کے نتیجے میں ہم قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں کے ہاتھ کس طرح مضبوط کر رہے ہیں؟ اور وہاں بھی کوئی نئی چیز نہیں لاتے پہلوں کے تمسخر کو ہی دہرا رہے ہیں

ان تعفین سے تاریخ دہرا رہی ہے اپنے آپ کو کہ جیسا ہوتی ہے۔ جتنے تمسخر نبیاں کی دشمنوں نے یا آپ کے دشمنوں نے یا دیگر دشمنوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن کریم سے کئے ہیں ایک ایک کر آپ ان کو دیکھ لیں وہ سارے دہرا رہے ہیں۔ ایک بھی نہیں چھوڑ رہے جو اس سے پہلے گذشتہ انبیاء کے ساتھ تمسخر ہوا کرتے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے ساتھ ظالم کرتے رہے۔ تو اس لحاظ سے بھی تعفین کے ساتھ یہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی دکھائی دے رہی ہے۔

پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے

انکار کی بہت سی وجوہات

ہیں اور ان وجوہات میں سے تکبر بھی ہے، اور خوف بھی ہے، اور شرک بھی۔ اور خدا تعالیٰ مختلف جگہوں پہ مختلف آیات میں ان سب امور کو الگ الگ بیان فرماتا ہے چنانچہ جہاں تک عام لوگوں کا تعلق ہے فرماتا ہے ان الذین کفروا ینادون لمقت اللہ اکبر من مقتکم انفسکم اذ تدعون الی الایمان فتکفرون کہ وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا ہے انہیں پکارا جائے گا اور وہ متنبہ کئے جائیں گے لمقت اللہ اکبر من مقتکم انفسکم کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے خوف کے ڈر سے منکر ہو گئے ہو۔ ایک دوسرے کے ایذا رسانی کے ڈر سے منکر ہو گئے ہو۔ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ اللہ زیادہ اس بات کا حق دار ہے کہ اس کا خوف کیا جائے۔ اس کی پکڑ اور اس کی ناراضگی زیادہ بڑی ہوگی اور زیادہ سخت ہوگی۔ اذ تدعون الی الایمان فتکفرون جب تم ایمان کی طرف بلائے جاتے ہو اور انکار کر دیتے ہو تم لوگوں کے خوف سے تو یہ بات یاد رکھو لیا کرو اللہ

اکثر احمدی جانتے ہیں

احمدیوں میں سے شاید ہی کوئی ہو جس کو یہ تجربہ نہ ہوا ہو کہ جب وہ گفتگو کرتا ہے جب وہ دلائل سے سمجھا دیتا ہے تو بہت سے لوگ معذرت کرتے ہیں کھلی کھلی کہتے ہیں دیکھو ہم میں طاقت نہیں ہے لوگوں کی دشمنی مول لینے کی، ہمارا خاندان بٹا ہے، ہمارے ملاں بڑے سخت ہیں مولوی سخت ہے، ہمارے ہاں احمدیت کی ایسی دشمنی پائی جاتی ہے، ہماری برادری بڑی سخت اور قوی ہے۔ اس لئے ہمیں تم کمزور سمجھو لو مگر ایمان ہم نہیں لا سکتے۔ ہاں ہم جانتے ہیں کہ سچے ہو۔ تو قرآن کریم نے اس پہلو کو بھی باقی نہیں چھوڑا۔ خوب کھول کر بیان فرما دیا۔

پھر فرماتا ہے واذا قیل لھم تعالوا الی ما انزل اللہ الی الرسول قالوا حسبنا ما وجدنا علیہ آباءنا اولو کان آباؤھم لا یعلمون شیئا ولا یھتدون۔ اور جب ان کو بلاتے ہیں حق کی طرف تو کہتے ہیں، جو ہمارے ماں باپ کا مذہب ہے کافی ہے جی، آپ ہمیں نہ چھیڑیں۔ جو ماں باپ سے ہم نے پالیا بس ٹھیک ہے، ہم راضی ہیں اس پر۔ کیوں ہمیں تبدیل کرتے ہو اور باتوں میں سے ایک اشتعال کا پہلو نکال لیتے ہیں۔ کہتے ہیں ہمارے ماں باپ جھوٹے تھے؟ تم اور تمہارے جیسے تم ہوتے کون ہو ہمارے ماں باپ کا مذہب بدلانے والے؟ قرآن کریم فرماتا ہے اولو کان آباؤھم لا یعلمون شیئا قطع نظر اس کے کہ ان کے ماں باپ کو تھوڑی کا بھی کچھ علم نہ ہو یہ دلیل وہ ضرور پکڑ لیتے ہیں۔ اور اس میں لطف کی بات یہ ہے کہ

جاہل بھی اس دلیل کو لیتے ہیں اور عالم بھی

اس دلیل کو لیتے ہیں۔ ایسا شخص بھی آپ کے سامنے یہ دلیل رکھے گا جس کی کئی پشتوں میں کوئی پڑھا لکھا ہی آدمی موجود نہ ہو۔ کلیتاً لا بلد مذہب سے لاعلم، کچھ بھی ان کو پتہ نہیں۔ اور جب آپ ان کو کہتے ہیں کہ یہ رستہ اختیار کرو ہدایت کی طرف آؤ، کہتے ہیں ہمارے ماں باپ کا مذہب ٹھیک تھا۔ ایسے بھی ہیں جنہوں نے ماں باپ کو دیکھا بھی نہیں اور اس کے باوجود ماں باپ کا مذہب ٹھیک ہے۔ تو قرآن کریم فرماتا ہے اولو کان آباؤھم لا یعلمون شیئا ولا یھتدون خواہ خود بھی گندے لوگ ہوں ان کے والدین ایسا بھی ہوتا ہے۔ ظالم بھی ہوں لاعلم بھی ہوں تب بھی یہ دلیل تمہیں دہ ضرور دیں گے۔

پھر قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایک ان کو یہ تعجب ہوتا ہے کہ ہم جیسوں میں

خدا تعالیٰ کیسے وحی نازل کر سکتا ہے۔ ایک یہ بھی وجہ [illegible] ان کا تعلق خدا سے کٹ چکا ہوتا ہے [illegible] ان کو کبھی شعوا ئیں آتی ہیں ہوتی ہیں [illegible] الہام ہوتا ہے اور نہ ان کو اس میں کچھ دلچسپی ہوتی ہے [illegible] تو جب وحی نازل ہوتی ہے تو کہتے ہیں [illegible] ھو کذاب اشر کہ ہمارے جیسے لوگوں میں خدا کلام [illegible] ہے، پکا جھوٹا ہے۔ اور وہ خود بھی جھوٹے ہوتے ہیں [illegible] خود گندے لوگ ہوتے ہیں، خدا سے تعلق کاٹے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے ان کی سمجھ میں آ ہی نہیں سکتا کہ ہماری سوسائٹی ہم جانتے ہیں [illegible] کس حال میں بس رہی ہے۔ اور یہ آ جاتا ہے ایک شخص [illegible] کہتا ہے مجھ سے خدا نے کلام شروع کر دیا ہے۔ سیعلمون غدا من الکذاب الاشر یہ تو

آنے والا وقت بتائے گا۔

کون جھوٹا ہے اور کون شریر اور تیز و طرار ہے [illegible] دے گا اور کھول دے گا اس بات کو۔

پھر قرآن کریم فرماتا ہے کہ جو انکار کرنے [illegible] کا یہ قدیم [illegible] لوگ ہیں کہ جب کسی وقت [illegible] رہے ہیں جیسے کہ پہلی انبیاء آئے [illegible] کرتے تھے جو ضرور انکار کرتے تھے [illegible] لوگ ہیں پہچان لیا ان کو [illegible] وہ آکر چلا گیا تو وہاں بھی پھر انہوں نے [illegible] پھر تا کہا، انکار کیا، پتھر اؤ کیا، ان کو سزائیں دیں [illegible] چلا گیا تو کہنے لگے اب خدا کسی کو نہیں بھیجے گا [illegible] اس کے جانے کے بعد ان کی نسلیں [illegible] مان بیٹھے ہیں۔ آئندہ ہم کسی کو نہیں مانیں گے تو

انکار کی سرشت

سے ان کے اندر فرمایا ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینت فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ حتی اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا۔ کہ اس سے پہلے یوسف بھی تو تمہارے پاس کھلے کھلے نشان لیکر آیا تھا۔ جب تک وہ زندہ رہا تم شک میں پڑے رہے مسلسل اس کا انکار کیا اور اسے جھوٹا سمجھا۔ حتی اذا ھلک یہاں تک جب وہ ایک تاریخ کا حصہ بن گیا۔ جب وہ جا چکا تو کہا لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا۔ تم نے یہ فیصلہ کیا کہ اب خدا کسی کو نہیں بھیجے گا یعنی مشکل الٹ سے جان چھڑائی۔ اور جان بھی اس وقت چھڑائی جب کہ وہ جا چکا تھا۔ کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور ان کی شرط کے ساتھ کہ اچھا اس کو تو ہم مان گئے ہیں لیکن آئندہ کسی کو نہیں مانیں گے فرمایا جو یہ سرشت لیکر زندہ رہتے ہیں ان سے توقع ایمان لانے کی کی جا سکتی ہے۔ عبث ہے۔

پھر فرماتا ہے قل یا اھل الکتاب ھل تنقمون منا الا ان آمنا باللہ وما

ارشاد نبوی

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَىٰ

(بخاری)

— (ترجمہ) —

اعمال نیتوں کے ساتھ ہوتے ہیں اور ہر شخص اپنی نیت کے مطابق بدلہ پاتا ہے

منجانب اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

انزل من قبل و ان اکثرکم فاسقون یہاں سے ایک اور مضمون شروع ہو جاتا ہے لیکن اس کے متعلق میں ان شاء اللہ آئندہ بیان کروں گا اس کا ایک پہلو ایسا ہے جس کو میں اب اسی وقت بیان کرتا ہوں۔

فرمایا قل یا اھل الکتاب ھل تنقمون منا الا ان اٰمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل من قبل وان اکثرکم فاسقون لفظی ترجمہ اس کا یہ ہے کہ اے اہل کتاب کیا تم ہم سے یہ بات بڑی مناتے ہو کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس چیز پر جو ہم سے پہلے اتاری گئی باوجود اس کے کہ تم میں سے اکثر فاسق اور فاجر ہیں، فسق کرنے والے ہیں۔

اس آیت میں

تین حصے

بیان ہوئے ہیں ایک ہے تنقمون منا تم ہم سے بہت ناراض ہو۔ کیسے وہ ناراض ہوتے تھے؟ کیا کیا حرکتیں کرتے تھے؟ اس کا ذکر ان شاء اللہ آئندہ کیا جائیگا۔

دوسرا پہلو یہ بیان فرمایا کہ ہمارا قصور یہ ہے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اللہ پر وما انزل من قبل۔ ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں اور جو ہم سے پہلے اتارا گیا تھا اس کو بھی مان گئے ہیں۔ یہ بھی بڑا عجیب پہلو ہے ما انزل من قبل ہی کو تو لوگ نہیں مانتے تھے۔ اس بات پر تو انسان کو سمجھ آجاتی ہے، کیوں دشمن ناراض ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو تسلیم کر لیا؟ اہل کتاب تھے پہلے نبیوں کو مانتے تھے جو پہلے اتارا گیا تھا اس کو مانتے۔ یہ تو ان کو غصہ نہیں آنا چاہیئے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ماننے پر ان کو غصہ آنا چاہیئے۔ مگر قرآن کریم یہ عجیب دعویٰ کر رہا ہے، فرماتا ہے اٰمنا باللہ۔ اللہ پہ ہم ایمان لائے وما انزل من قبل۔ اور جو پہلے اتارا گیا جس کی تم خود تصدیق کرتے ہو اس کے ماننے پر بھی تمہیں غصہ آرہا ہے۔ یہ پہلو جو ہے اس کے متعلق ان شاء اللہ پھر آئندہ بیان کروں گا۔

اور ایک

تیسرا دعویٰ

یہ کیا گیا وان اکثرکم فاسقون کہ باوجود اس کے کہ تم میں سے اکثر فاسق فاجر لوگ ہیں۔ اس کا کیا تعلق اس مضمون سے ہے؟ تعلق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ غصہ اگر تو تمہیں اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے آتا ہے اور اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ تم دین میں بگاڑ نہیں دیکھنا چاہتے تو پھر تمہارے گھر بالکل پاک صاف ہونے چاہئیں یہ عجیب بات ہے کہ اپنے اندر بگاڑ دیکھنا چاہتے ہو اور دوسرے میں بگاڑ نہیں دیکھنا چاہتے۔ اپنے اعمال گلے سڑے ہیں جھوٹے بھی ہو، بدکار بھی ہو، ہر قسم کی برائیوں میں ملوث ہو، ظالم ہو، فاسق، فاجر، سفاک ہو گئے۔ کوئی بدی ایسی نہیں جسے تم نے اختیار نہ کیا ہو۔ ساری سوسائٹی تمہاری گندی ہو چکی ہے۔ اور اس پر تمہیں غصہ نہیں آتا اور کوئی دوسرا بگڑ رہا ہو تو تم برداشت نہیں کرتے۔ تمہیں اس پر غصہ آجاتا ہے۔ اس لئے

فاسق فاجر کو یہ حق ہی نہیں پہنچتا

کہ کسی اور کے بگڑنے پر غصہ کرے۔ پہلے تو اُسے خودکشی کرنی چاہیئے دوسرے کو مارنے سے پہلے۔ کیونکہ اگر فسق و فجور ہی اس کو غصہ دلا رہا ہے اور اس پر اس کو غصہ کیوں نہیں آرہا؟ اس کو یہ حق نہیں رہتا ایسی سوسائٹی کو کسی دوسرے پر اعتراض کرنے کا جو خود گندی ہو چکی ہو۔ بہرحال اس کے بہت سے دلچسپ پہلو ابھی باقی ہیں۔ ان شاء اللہ میں آئندہ خطبے میں بیان کروں گا۔

اور

احباب جماعت کو میں یہ بتانا چاہتا ہوں

کہ میں اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ اُن کے ایمان کو مزید تقویت پہنچے۔ ہم ایک ایسے دور سے گزر رہے ہیں جہاں دلیل عمل کی دنیا میں ڈھلتی چلی جا رہی ہے۔ اب کتابوں سے دلیلیں لانے کی اور ثابت کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ ہمارے مخالفین اپنی ایک تصویر بنا رہے ہیں اور ہماری بھی ایک تصویر بناتے چلے جا رہے ہیں۔ ساتھ ساتھ ہم بھی اپنی ایک تصویر بنا رہے ہیں ساتھ اب ہماری تصویر کو تو دیکھیں یا نہ مانیں مگر جو اپنی تصویر خود بنا رہے ہیں۔ اُس کو تو ماننا پڑے گا۔ اور جو ہماری تصویر وہ بنا رہے ہیں وہ بھی ان کو ماننی پڑے گی کیونکہ اپنے ہاتھوں سے وہ بنا رہے ہیں۔ یہ وہ دو تصویریں ہیں جن کو قرآن کریم نے بڑی وضاحت کے ساتھ محفوظ کر دیا ہے ایک ایک نقش، ایک ایک خد و خال ایسی حیرت انگیز عکاسی کی ہے کہ کوئی باریک سے باریک پہلو بھی چھوڑا نہیں گیا ہے۔ اور پھر خدا نے اپنی قدرت کی پھونک سے اس تصویر میں جان پیدا کر دی ہے۔

کبھی کسی مصوّر نے ایسی زندہ تصویریں نہیں کھینچی تھیں

جیسا قرآن کریم تصویریں کھینچ رہا ہے تاریخ کی۔ اور کبھی کسی مصور کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ زندہ کر دے اپنی بنائی ہوئی تصویروں کو۔ اور عجیب شان کا خدا ہے کہ وہ تصویریں بناتا ہے اور پھر ان کو زندہ کرتا چلا جاتا ہے اور ہر دور میں چلتا پھرتا دکھا دیتا ہے ان تصویروں کو۔ ان کو گلیوں میں بسا دیتا ہے، ان سے شہر آباد کر دیا کرتا ہے، ان کی بستیاں بنا کے دکھا دیتا ہے اور اسی طرح کے اعمال کرتی پھرتی تصویریں۔ جس طرح مووی ٹاکی ہو وہ بھی تو آخر ایک پردے کی تصویر ہے اس میں جان کوئی نہیں ہوتی، لیکن اللہ کی عجیب شان ہے اور کلام کی عجیب شان ہے کہ تاریخ کی جو تصویریں کھینچ رہا ہے اپنی کتاب میں، اُن کو ہر زمانے میں زندہ، چلتی پھرتی بولتی سانس لیتی ہوئی تصویریں بنا کے ہمیں دکھا دیتا ہے۔ تو اب تک جو تصویریں میں نے کھینچی ہے۔

قرآن کریم کے مطالعہ کے نتیجے میں

وہ ظاہر ہے اور آپ کو بولنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ جو بھی سُننے گا آپ کا معاند اس کو یہ ضرور تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہاں یہ یہ اعتراض ہیں ہمارے احمدیت پر۔ اور ہم وہ کیا کیا حرکتیں کرتے ہیں وہ بھی قرآن کریم بیان فرمائے گا یہاں تک کہ پوری تفصیل کے ساتھ معاندین احمدیت کی عکاسی ہو جائے گی اور پھر جماعت احمدیہ کی جو تصویریں رہی ہے قرآن کریم نے وہ بھی محفوظ فرما دی ہے ان شاء اللہ اس کا بھی آئندہ ذکر کروں گا۔

خطبہ ثانیہ میں حضور انور نے فرمایا:۔

دو جنازہ غائب ہوں گے آج۔ ایک مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب نے اطلاع دی ہے وہ آئے ہوئے ہیں یہیں کہ ان کی والدہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا برکت علی صاحب۔ حضرت مرزا برکت علی صاحبؓ بھی صحابی تھے اور سردار بیگم صاحبہ ان کی والدہ صحابیہ تھیں۔ یہ کل ایک بجے ربوہ میں وفات پا گئی ہیں۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۸۹ برس تھی۔ موصوفہ موصیہ تھیں ان کی نماز جنازہ غائب ہوگی۔ دوسرے ہمارے ایک نہایت مخلص احمدی جوان مکرم رشید احمد صاحب جو ملک سید احمد صاحب (شکاگو میں رہتے تھے یہاں آئے ہوئے تھے پچھلے جلسے پر بھی) ان کے بھائی تھے اور بہت ہی مخلص فدائی احمدی اور خدمت خلق کرنے والے بھی اپنے عزیز و اقارب میں بھی بہت قریبی تھے، اپنے دوسرے بھائی کا بہت بوجھ انہوں نے اٹھایا تھا اور بہت قربانی کی ہے مسلسل اچانک ہارٹ فیل سے ان کی وفات ہوگئی پشاور میں ان کی تدفین ربوہ میں ہو چکی ہے ان کے پسماندگان کی خواہش ہے ان کی نماز جنازہ غائب یہاں پڑھی جائے۔

ھو الناصر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!!
الرؤف جیولرز
۱۶۔خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد کراچی
فون نمبر ۶۱۷۰۲۹

خلاصہ خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ وفا ۱۳۶۴ ہش / ۵ جولائی ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ المائدہ کی آیت ۶۰ کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

(تو ان سے) کہہ کہ اے اہل کتاب! تم ہم پر اس کے سوا کوئی عیب نہیں لگاتے کہ ہم اللہ پر (بھی) اور جو (کلام) ہم پر اتارا گیا ہے (اس پر بھی) اور جو (کلام) اس سے پہلے اتارا گیا تھا اس پر (بھی) ایمان لے آئے ہیں اور (نیز) اس لئے (عیب گیری کرتے ہو) کہ تم میں سے اکثر (اللہ کے) باغی ہیں۔

ان آیات کا بصیرت افروز ترجمہ کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم ایسی

عظیم الشان کتاب

ہے کہ جس نے گزشتہ قوموں کے ابرار اور اشرار کی تاریخ کو بڑے احسن طریق پر محفوظ فرمایا ہے اور پھر آئندہ آنے والی قوم اس میں اپنی صورت دیکھ سکتی ہے۔

فرمایا کہ یہ تذکرہ قرآن میں بار بار آتا ہے کہ [illegible] پر ایمان لانے [illegible] وقت کے انبیاء پر ایمان لانے [illegible] [illegible] گزشتہ نبیوں کو کتنا برا [illegible] [illegible] آیا ہو اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہماری کتابوں پر ایمان لاتے ہو [illegible] ہم تمہارے [illegible] قرآن کریم نے یہ کہہ دیا کہ [illegible] ہم سے انتقام لیتے ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس کے

رسولوں اور آپ پر نازل ہونے والی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں۔

فرمایا: دراصل بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں تو

قیامت تک کی تاریخ

کو بھی محفوظ کیا گیا ہے اور قیامت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی زمانہ ہے۔ پس اگر آنحضرتؐ کے اول زمانے میں اعتراض نہیں اٹھایا گیا تو یقیناً قیامت تک ایسے لوگوں کا پیدا ہونا ضروری تھا جو یہ اعتراض کرتے۔ آنحضرتؐ کے اول زمانے میں تو یہ معاملہ تھا کہ مخالفین کے عقائد سے اگر تبدیلی کی جاتی تو اس پر انہیں غصہ آتا تھا۔ مثلاً قرآن کریم نے قبلہ کی تبدیلی کا ذکر فرمایا ہے کہ اہل کتاب نے اس پر غصہ کا اظہار کیا۔ مذہب کو انہوں نے MONOPOLY (اجارہ داری) نہیں بنایا تھا۔ مگر یہ تاریخ آج کے لوگ بنا رہے ہیں کہ جن کو یہ غصہ آ رہا ہے کہ احمدی اس پر کیوں ایمان لاتے ہیں جو ہم پر اترا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ احمدی کلمہ نہ پڑھیں اپنی مساجد کو مسجد نہ کہیں۔ عجیب بات ہے کہ دور مصطفیٰ میں جھگڑا یہ تھا کہ ہمارا قبلہ کیوں چھوڑا ہے اور یہاں جھگڑا یہ ہے کہ ہمارا قبلہ کیوں پکڑا ہے پس

ہم خوش قسمت ہیں

کہ یہ بات [illegible] پوری ہو رہی ہے [illegible] ...

یہی پیغام [illegible]

احمدیوں کے بارہ میں مخالفین [illegible] [illegible] [illegible] ہیں اور [illegible] پر مقدمے قائم [illegible] احمدیوں کے نام [illegible] [illegible] [illegible] ہے کہ [illegible] نام بدلا جائے [illegible] قرآن کریم میں [illegible] نام سے [illegible] لوگوں کو کوئی [illegible] نہیں۔

فرمایا کہ قرآن میں تو ابلیس، فرعون اور ابولہب [illegible] یہودیوں کا نام بھی لکھا ہوا ہے

اور پھر یہ بھی انہیں خیال نہیں آیا کہ محمدؐ کا پیارا نام اور مقدس نام جو قرآن کریم میں بڑے پیار سے اللہ تعالیٰ نے درج فرمایا ہے مگر آج ان میں ہر قسم کے بدکاری کرنے والے لوگوں نے بھی وہی نام رکھے ہوئے ہیں۔ ایسے امور پر تو یہ لوگ اعتراض کرتے نہیں مگر یہ نہیں دیکھتے کہ اَکْثَرُھُمْ فٰسِقُوْنَ۔

فرمایا قرآن کریم نے اس مضمون کو مزید آگے بڑھایا ہے اور فرمایا۔

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝

کہ بائیبل کی

نیک باتوں پر عمل کرنا

تو تمہیں برا لگتا ہے مگر خود ان باتوں پر عمل کرتے ہیں جن سے بائیبل روکتی ہے اور آج بائیبل کی جگہ قرآن کے ساتھ بھی یہی سلوک ہے اور آج ہر اخبار اور ہر رسالہ تمہارے معاشرہ کی ایسی تصویر بنا رہا ہے جو بھیانک سے بھیانک ہوتی چلی جا رہی ہے اور مال کھانے کی جتنی بھی گندی قسمیں ہیں سب کے تفصیلی تذکرے ہو رہے ہیں۔

فرمایا۔ قرآن کریم پھر بتاتا ہے کہ جب ظالم دلائل سے بات کرنے سے عاجز آ جاتے ہیں اور کوئی چارہ نہیں رہتا تو پھر کہتے ہیں اُقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ

فرمایا یہ ذکر تو حضرت ابراہیم کے بارے میں ہے مگر یہی مطالبے جماعت احمدیہ کے مخالفین کر رہے ہیں کہ ہم نے آرڈیننس بھی بنا دیا مگر یہ بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور ہر جانب سے ان کی ترقی ہو رہی ہے۔ چنانچہ مطالبے کر رہے ہیں کہ ان کو ہمارے سپرد کر دو ہم ان کو قتل کریں مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ [illegible]

حضرت ابراہیم کو بھی بچا لیا تھا [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible] کو آگ سے [illegible] غلاموں کو بھی [illegible] ہے اور احمدیوں [illegible] [illegible] [illegible]

فرمایا کہ قرآن کریم پھر بتاتا ہے [illegible] [illegible] [illegible] اختیار کر لیتی ہیں اور [illegible] [illegible] سیاسی [illegible] [illegible] ہوتے ہیں اور [illegible] ہوتے ہیں چنانچہ سورۃ الشعراء [illegible]

۳۳ تا ۵۵ تک میں اس کا ذکر موجود ہے۔ حضور انور نے ان آیات کا ترجمہ اور تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو بھی یہ الہام ہوا تھا کہ تجھ پر وہ زمانہ آنے والا ہے جو موسیٰ پر آیا تھا۔

چنانچہ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ایسا وقت حضرت مسیح موعود پر نہیں آیا تھا اور آج تک ایسا واقعہ ہوا [illegible] یہ واقعہ آئندہ کسی وقت آنے والا ہے۔

فرمایا کہ حضرت موسیٰ کے وقت جب حکومت پوری طرح ملوث ہو گئی اور فرعون بھی آ گیا تو حضرت موسیٰ نے دلائل سے سب کے منہ بند کر دئے تھا پر فرعون نے کہا کہ ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى۔ یہی عبارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی الہام ہوئی۔ فرمایا کہ یہ ضروری نہیں کہ الہام جس پر ہوا ہو وہ مقام کے لحاظ سے بھی ملہم کے برابر ہو اب الہام تو کسی خادم کی ذات میں بھی پورا ہو جاتا ہے اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں بہرحال یہ بات سوائے میرے یعنی خلیفۃ المسیح الرابع کے کسی بھی خلیفہ وقت کے لئے لوگوں نے نہیں کہی کہ اسے پکڑ کر لا دو اور قتل کے مقدمہ میں ملوث کرو جس طرح حضرت موسیٰ پر قتل کا الزام لگایا تھا پس یہ حکومت کا پروگرام [illegible] اس کے بعد فرعون نے جو دو دلیل دی وہ یہ تھی کہ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ کہ تمہارا دین بدل دیں گے اور يُظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ کہ جب تبلیغ کریں گے تو فساد ہوگا۔ یہی دونوں دلائل آج حکومت نے دوسروں کو جواب دینے کے لئے تحریراً اپنی EMBASSIES کو بھی [illegible] [illegible] پس قرآن کیسی عظیم الشان کتاب ہے کہ جو مستقبل کی تاریخ کو محفوظ [illegible] ہے۔

فرمایا پھر قرآن کریم فرماتا ہے کہ جب یہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا [illegible] [illegible]

شائع ہے اس وقت پوری ہو رہی ہے کیونکہ اولین زمانہ میں تو ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا کہ کسی پیشہ ور کا مخالف نہیں تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت سے ہزاروں افراد ایسے پیدا ہو رہے جو تکذیب کی کوشش کر رہے ہیں اور اگر یہ لوگ آج احمدیت کی تائید کرنے لگیں [illegible] دنیا بند کر دیں تو [illegible] آخرین منتظم [illegible] چنانچہ [illegible] علماء [illegible] دلائل سے قائل ہو جاتے ہیں اور یہی کہتے ہیں کہ اگر ہم نے قبول کر لیا تو ہمارے رزق کا کیا بنے گا۔ پس یہ دیکھتے نہیں کہ مخالفت کی وجہ سے خود کیا بنتے جا رہے ہیں اور ہمیں کیا بنا رہے ہیں۔ ہم تو وہ ہیں جو کبھی نہیں مٹ سکتے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

کہا ہے نقوش تو جریدۂ عالم پر ثبت ہیں مگر ہم وہ ہیں جن کے نقوش جریدۂ قرآن پر منقوش ہیں۔ پس قرآن کے نقوش کون مٹا سکتا ہے۔

لیکن قرآن ان کی جو تصویر بنا رہا ہے اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ آگ [illegible] بھڑکا رہے ہیں [illegible] ان کی تکفیر بھی نہیں رہے گی [illegible] مگر [illegible] حقیقت حال کا علم [illegible] ان کے بارہ میں بھی [illegible] ہیں

اور اپنی دعاؤں میں ان کو یاد رکھیں بظاہر تو ہر طرف ظلمت ہی ظلمت نظر آتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ تو نور کا بھی خدا ہے اور تاریکیوں سے بھی نور کے سوتے نکال دیتا ہے پس ہماری قوم پر ہرگز مایوسی نہیں [illegible] کیونکہ ایسے لوگ انہیں میں سے پیدا ہوتے ہیں جو اپنے ظالم آباء و اجداد کی حرکتوں پر لعنت بھیجنے والے ہوتے ہیں [illegible] اندھیروں سے نور کی طرف [illegible] نکل آتے ہیں [illegible] ان کے والدین لعنتیں بھیجا کرتے تھے آج پر وہ رحمتیں بھیجتے نہیں تھکتے اور روتے ہوئے دن کو بھی رحمتیں بھیجتے ہیں اور رات کو رحمتیں بھیجتے ہیں اور اپنے آباء و اجداد پر جنہوں نے آنحضرت [illegible] پر لعنتیں بھیجی تھیں ان پر یہ لعنتیں بھیجتے ہیں اپنے منہ سے۔ یہ تقدیر ہے قرآن کی جو ہمیشہ سے جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گی۔ خدا کرے اور ہماری دعا ہے کہ وہ جو خدا کی نظر میں لعنت کے مستحق ٹھہرتے ہیں وہ بہت ہی تھوڑے ہوں۔ اللہ کی ہدایت کا نور جاری ہو [illegible] اور جلد ہی وہ دن ظاہر ہو جو ہمارے لئے بشاشتوں کا دن ہوگا اور خوشیوں کا دن ہوگا فتح و ظفر اور نصرت کا دن ہوگا اور مسیح کا دن ہوگا اور محمد کا دن ہوگا اپنی ذات کی بڑائی کا دن نہیں ہوگا بلکہ اللہ اور رسول اللہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر [illegible] کی بڑائی کا دن ہوگا۔۔ (مرتبہ مولوی علی چوہدری مبلغ سلسلہ)

بشکریہ "النشرۃ" لندن ۸۵ء ۵

یادِ رفتگاں

والد محترم حضرت حافظ جمال احمد صاحب مرحوم سابق مبلغ ماریشس

از محترمہ جمیلہ جمال صاحبہ

والد صاحب مرحوم والدین کے اکلوتے بچے تھے۔ دادی جان نے ان کی پیدائش سے قبل خواب میں دیکھا ایک بوتل پانی سے بھری ہوئی ہے اس میں ایک موتی چمک رہا ہے۔ ایک بزرگ نے تعبیر کی کہ لڑکا ہوگا جو حافظ قرآن ہوگا اس خواب کی بناء پر دادا جان نے والد صاحب کو قرآن کریم حفظ کروایا۔ دادا جان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خط کے ذریعہ بیعت کی ہوئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل سے جان پہچان تھی والد صاحب پندرہ سال کے ہوئے تو دادا جان ان کو قادیان میں حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کے پاس چھوڑ آئے کہ انہیں طب پڑھائیں۔ حضرت والد صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخری سفر کے لئے جب لاہور روانہ ہونے لگے تو انہوں نے حضور کو مسجد مبارک کی سیڑھیوں پر کھڑے دیکھا۔ حضور بعض بزرگوں سے باتیں کر رہے تھے والد صاحب کو حیرت ہوئی کہ آج حضور کے چہرے پر [illegible] اس بات کا ان کو افسوس تھا کیونکہ اسی سفر میں حضور کا وصال ہو گیا اور والد صاحب کو حضرت اقدس کی ملاقات کا موقعہ نہ ملا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے والد صاحب کی شادی مولوی [illegible] حسین صاحب کی لڑکی عائشہ سے کرا دی جن سے چھ بچے پیدا ہوئے ان میں سے دو بچیاں [illegible] اب تک زندہ ہیں۔ والدہ کی وفات پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے والد صاحب کی دوسری شادی مولوی [illegible] صاحب مرحوم [illegible] کی دختر [illegible] بیگم سے کرا دی ان کے بطن سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۹ بچے پیدا ہوئے۔

حضرت مصلح موعودؓ کے عہد میں والد صاحب نے [illegible] تبلیغ کے لئے ان کو [illegible] بھیجا جاتا تھا [illegible] کا زمانہ تھا اکثر پیدل ہی سفر کرتے تھے بعض دفعہ زیادہ چلنے سے پاؤں میں گٹھلیاں ہو جاتی تھیں ایک دفعہ گٹھلیاں پک گئیں اور بہت تکلیف اٹھانی پڑی ۱۹۲۸ء میں حضورؓ نے ماریشس جانے کا ارشاد فرمایا۔ جماعت کی مالی حالت کمزور تھی حضورؓ نے قریباً سات سو روپیہ سفر کے لئے عنایت فرمائے والد صاحب مع اہل و عیال بمبئی گئے۔ وہاں جہاز کے انتظار میں ایک ماہ رکنا پڑا جس سے کچھ روپیہ خرچ ہو گیا۔ جہاز ملا تو کرایہ پورا نہ تھا اباجان بہت پریشان ہوئے اور دعاؤں میں لگ گئے ایک شخص نے جو غیر احمدی تھا ایک ترکیب نکالی اور اللہ تعالیٰ نے ایسے تصرفات فرمائے کہ سفر پورا ہو گیا۔ اباجان کو حضرت مصلح موعود کی دعاؤں پر پورا یقین تھا جب مشکلات درپیش ہوتیں مسجد میں جا کر نماز پڑھتے اور حضور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھتے فرمایا کرتے تھے کہ خط ڈاک میں ڈالنے کے ساتھ ہی حضور کی دعاؤں کا اثر ظاہر ہونے لگ جاتا ہے۔

ایک دفعہ گھر میں زچگی تھی تین دن تک تکلیف رہی لیکن بچہ پیدا نہ ہوتا تھا دایہ نے جواب دے دیا اور کہا کہ ڈاکٹر کو بلوا لیں والد صاحب کو ڈاکٹر کو دینے کے لئے فیس نہ تھی مسجد میں جا کر سجدہ میں گر پڑے اور عرض کی کہ [illegible] تو فضل فرما میرے پاس پیسے نہیں کہ کس طرح ڈاکٹر کو بلواؤں ایک خط حضور کی خدمت میں لکھا ایک صاحب ڈاکٹر کو بلوانے کے لئے چلے گئے ڈاکٹر کو آنے میں دیر لگی۔ اسی اثناء میں ایک بوڑھی خاتون حال پوچھنے آئیں انہوں نے کیفیت دیکھی تو کہا گرم پانی کرو گرم پانی [illegible] اللہ تعالیٰ نے فضل کیا لڑکی پیدا ہو گئی۔ ڈاکٹر جب آیا تو ولادت ہو چکی تھی والد صاحب کو [illegible]

ان دنوں جماعت کی حالت کمزور تھی گھر میں مالی تنگی تھی والد صاحب [illegible] آہستہ آہستہ ترقی شروع ہو گئی [illegible] کی وجہ سے [illegible] پاس گئے اس نے [illegible] چار پائی پر بیٹھے تھے کہ حضور کا خطبہ آ گیا۔ مجھ کو کہا پڑھ کر سناؤ اسی دوران مغرب کی اذان ہو رہی تھی جو انہوں نے بھی سن کر لیٹ گئے۔ ایک پاؤں چارپائی سے نیچے کیا تھا کہ پھر لیٹ گئے تھے۔ زبان بند ہو گئی۔ ڈاکٹر کو بلایا۔ [illegible] بیماری کا حملہ ہوا اور [illegible] فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ان کی وفات پر خطبہ جمعہ دیا۔ ان کے وقت میں جماعت نے خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی ترقی کی اب ماریشس میں ہر کوئی والد صاحب کی قربانیوں کا ذکر کرتا ہے غیر بھی آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اللّٰھم اغفرہ واجعل مثواہ فی اعلیٰ علیین

خبر

محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب کی بریت

محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت یادگیر مقیم حیدرآباد پر پولیس وغیرہ نے تین سال پہلے چھاپہ مار کر بہت سا قیمتی سامان ضبط کر لیا تھا اور مقدمہ دائر کر دیا تھا تین سال کی کاروائی کے بعد اعلیٰ عدالت نے ۹ جولائی کو [illegible] فیصلہ سنایا [illegible]

[illegible] بریت ہو گیا [illegible] سامان واپس کیا جا رہا ہے۔

احباب سے دعا کی اپیل ہے کہ وہ ہمیشہ ایسے شر سے محفوظ رہیں اور [illegible] خدمات دینیہ کی توفیق پائیں

امیر جماعت احمدیہ قادیان

قسط دوم

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عورتوں سے حُسنِ سلوک

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان
برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۴ء

عورت بحیثیت بیوی

عورت کی وہ حیثیت جو بیوی کے نام سے موسوم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل اس پر انواع واقسام کے مظالم توڑے جاتے تھے اور ان کو [illegible] انہیں انسانیت کی توہین سمجھتے تھے۔ ایسے وقت میں پروردگار نے رحمۃ للعالمین کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے جب اس مظلوم ہستی کو دیکھا تو آپ کا جگر پارہ پارہ ہوگیا چنانچہ رحمۃ للعالمین کا جذبۂ رحم پھوٹ پڑا اور آپ نے اعلان فرمایا:-

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا

(النساء آیت ۲۰)

ترجمہ:- اور اُن سے اچھا سلوک کرو اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت سی بہتری کا سامان پیدا کر دے۔

اور فرمایا:-

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

(روم آیت ۲۲)

ترجمہ:- اور اس کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے لئے جوڑے بنائے ہیں تاکہ تم ان کی طرف مائل ہو کر تسکین حاصل کرو اور اس نے تمہارے درمیان پیار اور رحم کا جذبہ پیدا کیا ہے۔ اس میں غور کرنے والی قوم کے لئے بہت سے نشان ہیں۔

یہاں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ تمہاری بیویاں ان ماں باپ کی بیٹیاں ہیں جو تمہاری طرح کے ہی ہیں اس لئے ان کے بھی ویسے ہی جذبات ہیں۔ پس جیسے تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے جذبات کا خیال رکھا جائے اسی طرح تمہاری بیویوں کے جذبات کا خیال رکھنا تم پر کس قدر ضروری اور لازم ہے۔

پھر جہاں تک بیوی کے حقوق کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ"

یاد رہے کہ اسلام سے قبل مرد اپنے حقوق تو عورتوں پر قائم کرتے تھے مگر اپنے اوپر عورتوں کا کوئی حق تسلیم نہیں کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ظالمانہ طریق کے خلاف علاج فرمایا اور بتایا کہ شوہروں پر بیویوں کے ویسے ہی حقوق ہیں جیسے بیویوں پر شوہروں کے ہیں۔ پس جیسے تم یہ خواہش رکھتے ہو کہ بیویاں تمہارے حقوق ادا کریں اسی طرح تم پر لازم ہے کہ تم بھی ان کے حقوق جو تم پر عائد ہوتے ہیں ادا کرو۔

[illegible] حضرت [illegible] کے ساتھ حسن سلوک [illegible] چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي"

کہ تم میں سے بہتر انسان وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے اور میں اپنے اہل کے ساتھ برتاؤ کرنے میں تم سب سے بہتر ہوں۔

ایک اور موقعہ پر آپ نے فرمایا:-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ (مسلم)

کہ ایک دینار وہ ہے جس کو تم نے راہ خدا میں صرف کیا اور ایک دینار وہ ہے جو تم نے کسی غلام کو آزاد کرنے میں خرچ کیا اور ایک دینار [illegible] اور ایک دینار وہ ہے جس کو تم نے اپنی بیوی بچوں پر خرچ کیا۔ ان میں سب سے افضل وہ دینار ہے جو تم نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا ہے۔

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں:-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ (ترمذی)

کہ مسلمانوں میں کامل مومن وہ ہے جس کا خلق اچھا ہو اور تم میں بہترین وہ شخص ہے جو اپنی بیوی سے اچھی طرح پیش آئے۔

نیز ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:-

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ (ابوداؤد)

کہ حضرت معاویہ بن حیدہ رض روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب تو کھائے تو اس کو بھی کھلا اور جب تو پہنے تو اس کو بھی پہنا اور اس کے منہ پر نہ مار اور اس کو بُرا نہ کہہ اور اس سے علیحدگی اختیار نہ کر مگر گھر کے اندر۔

عورت بحیثیت ماں

دنیا کی تمام قومیں ماں کی حیثیت میں عورت کی تعظیم و تکریم کرتی ہیں مگر ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ماں کے [illegible] بیٹے اپنے [illegible] ماؤں سے شادیاں کرنا جائز سمجھتے تھے۔ ایسی حالت میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدس وجود کی تعظیم کو قائم کرتے ہوئے اس بُری رسم کے خلاف یہ اعلان فرمایا کہ:-

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَاۗؤُكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ۝

(نساء آیت ۲۳)

یعنی ان عورتوں میں سے جنہیں تمہارے باپ دادا نے نکاح میں لے لیا ہو کسی سے نکاح نہ کرو مگر پہلے جو گذر گیا سو گذر گیا۔ یہ فعل یقیناً گندہ اور غصہ دلانے والا تھا اور یہ بہت بُری رسم تھی۔

پھر فرمایا:-

"حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ"

(نساء آیت ۲۴)

کہ تمہاری مائیں تم پر حرام ہیں۔

غرض اس بُری رسم کے خلاف خداوند تعالیٰ کے احکامات بیان کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کی تعظیم اور اس کی عزت کے قیام کی خاطر اللہ تعالیٰ کے اس تاکیدی حکم کو دنیا کے سامنے پیش کیا:-

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۝ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰـهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (بنی اسرائیل آیت ۲۴و۲۵)

یعنی تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے تو انہیں ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اُف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کر اور رحم کے جذبہ کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر اور ان کے لئے دعا کرتے وقت کہہ اے میرے رب! ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔

پھر آپ نے ماں کے مقام کو ظاہر کرتے ہوئے فرمایا:-

"جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے"

مسلسل [illegible]

خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر بدر)

پھر ایک موقعہ پر ایک شخص نے عرض کیا:
"حضور! میں نے اپنی ضعیف والدہ کو مکہ سے اپنے کندھوں پر اٹھا کر حج کرایا ہے۔ اب تو کچھ حق الخدمت ادا ہو گیا ہو گا۔ رحمۃ للعالمین سرکار دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا۔ ابھی تو تم اتنا ادا بھی نہیں کر سکے جتنا تمہاری ماں نے تمہیں ایک طرف سے اٹھا کر دوسری طرف کیا۔"

حدیث میں آتا ہے کہ:-

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ قَالَ اُمُّکَ۔ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اُمُّکَ۔ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اُمُّکَ۔ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اَبُوْکَ۔

(بخاری۔ کتاب الادب)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا ماں کے بعد تیرا باپ حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔

ایک دوسرے موقعہ پر آپ نے فرمایا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَکَ اَبَوَیْہِ عِنْدَ الْکِبَرِ اَحَدَھُمَا اَوْ کِلَیْھِمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ (مسلم)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مٹی میں ملے اس کی ناک! مٹی میں ملے اس کی ناک! یہ الفاظ آپ نے تین دفعہ دہرائے یعنی ایسا شخص سخت قابل مذمت اور بد قسمت ہے جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔

ایک موقعہ پر ایک شخص آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی "یا رسول اللہ! میں آپ سے بیعت کرتا ہوں جہاد اور ہجرت پر اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کا طلبگار ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں بلکہ دونوں زندہ ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تو ثواب کا حق تعالیٰ سے طلبگار ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے ماں باپ کے پاس جاؤ اور ان ہی کی خدمت اچھی طرح کرو۔"

(بخاری و مسلم)

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میری والدہ مجھ سے ملنے کے لئے آئیں ... وہ مشرکہ تھیں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری ماں میرے پاس آئی ہیں اور وہ مجھ سے کچھ خواہش رکھتی ہیں ... ہے۔ کیا میں اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کروں۔ فرمایا۔ ہاں اپنی ماں کے ساتھ سلوک کرو۔

عورت کے عام حقوق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کسی مذہب اور قوم میں عورت کو ایسے حقوق اور آزادی حاصل نہ تھی کہ وہ اسے بطور حق کے استعمال کر سکے بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عورت کی یہ حالت تھی کہ وہ اپنی جائیداد کی مالک نہ تھی۔ اس کا خاوند اس کی جائیداد کا مالک سمجھا جاتا تھا۔ اسے اس کے باپ کے مال میں سے حصہ نہ دیا جاتا تھا۔ اور اپنے خاوند کے مال کی بھی وہ وارث نہیں سمجھی جاتی تھی۔ ماں باپ جن کا نہایت ہی گہرا اور محبت کا رشتہ ہے اگر وہ اپنی لڑکیوں کو اپنی زندگی میں کچھ دید ہی دیتے تو ان کے خاندانوں میں فساد پڑ جاتا تھا۔ جب کسی مرد سے اس کا نکاح ہو جاتا تو اس سے کسی بھی حالت میں علیحدہ نہیں ہو سکتی تھی۔ ہاں اس کے خاوند کو حق حاصل تھا کہ جب چاہے اسے جدا کر دے۔ لیکن اسے اپنے خاوند سے جدا ہونے کا کوئی حق حاصل نہ تھا خواہ اسے کس قدر تکلیف کیوں نہ ہو۔ خاوند اگر اسے چھوڑ دے اور اس سے سلوک نہ رکھے یا کہیں بھاگ جائے اس کے حقوق کی حفاظت کا کوئی قانون نہ تھا۔ بلکہ اس کا فرض سمجھا جاتا تھا کہ وہ اپنے بچوں کو اور اپنے آپ کو لے کر بیٹھی رہے اور محنت مزدوری کر کے اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو پالے۔ غرض کہ ہر قسم ظلم ان پر روا رکھے جاتے تھے اور انہیں جائز سمجھا جاتا تھا۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منصب نبوت پر فائز ہونے کے بعد ان سب ظلموں کو یکسر مٹا دیا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے حقوق کی نگہداشت خاص طور پر میرے سپرد فرمائی ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان کرتا ہوں کہ مرد اور عورت بلحاظ انسانیت برابر ہیں۔ جب معاہدہ نکاح کے ذریعہ وہ زندگی گذاریں تو جس طرح مردوں کو ان پر حقوق حاصل ہیں ویسے ہی حقوق ان کو بھی مردوں پر حاصل ہیں۔ عورت اسی طرح جائیداد کی مالک ہو سکتی ہے جس طرح مرد ہو سکتا ہے۔ خاوند کا کوئی حق نہیں کہ عورت کے مال کو استعمال کرے سوائے اس کے کہ عورت خوشی سے بطور ہدیہ دیدے۔ خاوند اسے جو بطور ہدیہ دے وہ عورت کا ہی مال ہوگا اور خاوند اسے واپس نہ لے سکے گا۔

وہ اپنے ماں اور باپ کے مال کی اسی طرح وارث ہوگی جس طرح بیٹے اپنے ماں باپ کے وارث ہوتے ہیں۔ ہاں چونکہ خاندانی نفقہ اور بال مرد پر عائد ہیں اور عورت پر صرف اپنی ذات کا بار ہوتا ہے۔ اس لئے اسے مرد سے آدھا حصہ ملے گا۔ اسی طرح ماں بھی اپنے بیٹے کے مال سے اسی طرح حصہ پائے گی جس طرح باپ۔ جو مختلف حالات اور ذمہ داریوں کے لحاظ سے کبھی باپ کے برابر اور کبھی کم حصہ اسے ملے گا اور وہ اپنے خاوند کے مرنے کے بعد اس کے مال کی وارث ہوگی خواہ اولاد ہو یا نہ ہو کیونکہ اسے دوسرے کا دست نگر نہیں بنایا جا سکتا۔ بے شک اس شادی ایک پاک اور مقدس عہد ہے جس کا توڑنا نہایت معیوب ہے۔ لیکن ناگزیر حالات میں جن میں جدائی کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔ پہلے ہر طریق سے کوشش ہو کہ بغیر ایک دوسرے کی حق تلفی کے پنچایت کے ذریعہ دونوں میں صلح کرائی جائے لیکن اگر اختلاف خطرناک ہو اور جدائی کے سوا اور کوئی علاج نہ ہو اور وہ باہم اکٹھے نہ رہ سکتے ہوں تو اس معاہدہ نکاح کو بہ رضامندی باطل کر دیں۔ مرد کو طلاق کا حق حاصل ہے لیکن طلاق کی صورت میں اس نے جو مال عورت کو دیا ہوا ہے وہ واپس نہیں لے سکتا۔ بلکہ مہر بھی اسے پورا ادا کرنا ہوگا۔ برخلاف اس کے کہ اگر عورت مرد سے جدا ہونا چاہے تو وہ قاضی سے درخواست کرے اور قاضی دیکھے کہ اگر کوئی بد اخلاقی کا محرک اس کے پیچھے نہ ہو تو وہ اسے اس کی علیحدگی کا حکم دیدے۔ اس صورت میں عورت کو چاہیئے کہ خاوند کا مال جو اس کے پاس محفوظ ہو یا مہر جو وصول کر چکی ہو اسے واپس کر دے۔ اور اگر عورت کا خاوند اس کے حقوق زوجیت ادا نہ کرے یا اس سے کلام وغیرہ چھوڑ دے یا اس کو الگ سلائے تو اس کی مدت مقرر ہونی چاہیئے اور اگر وہ چار ماہ سے زائد اس فعل کا مرتکب ہو تو اسے مجبور کیا جائے کہ یا اصلاح کرے یا طلاق دیدے اور اگر وہ اسے خرچ وغیرہ دینا بند کر دے یا کہیں چلا جائے اور ... عرصہ تک واپس نہ آئے تو اس کا نکاح فسخ قرار دیا جا سکتا ہے (تین سال کی مدت فقہاء اسلام نے بیان کی ہے) اور اسے آزاد کیا جائے جو وہ دوسری جگہ نکاح کر سکے۔ ہمیشہ خاوند کو اپنے بیوی بچوں کے خرچ کا ذمہ دار قرار دیا جائے۔

خاوند کو اپنی بیوی کی مناسب تنبیہ کی اجازت ہے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ تنبیہ سزا کا رنگ اختیار کرے تو اس پر لوگوں کو گواہ مقرر کرے اور جرم کو ظاہر کرے اور گواہی پر اس کی بنیاد رکھے اور سزا ایسی نہ ہو جو بد نما اثر چھوڑنے والی ہو۔ خاوند اپنی بیوی کا مالک نہیں وہ اسے بیچ نہیں سکتا اور نہ اسے خادموں کی طرح رکھ سکتا ہے۔ اس کی بیوی اس کے کھانے پینے میں اس کے ساتھ شریک ہے اور اس کے ساتھ سلوک اپنی حیثیت کے مطابق اسے کرنا ہوگا اور جس طبقہ سے خاوند تعلق رکھتا ہے اس سے کم سلوک اسے جائز نہ ہوگا۔ خاوند کے مرنے کے بعد اس کے رشتہ داروں کو بھی اس پر کوئی اختیار نہیں وہ آزاد ہے۔ نیک سیرت و صورت دیکھ کر نکاح کر سکتی ہے اس سے روکنے کا کسی کو حق نہیں۔ نہ اسے مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ کسی خاص جگہ پر رہے۔ صرف چار ماہ دس دن تک اسے اپنے خاوند کے گھر ضرور رہنا چاہیئے۔ تا اس عرصہ تک وہ تمام حالات ظاہر ہو جائیں جو اس کے اور خاوند کے دیگر متعلقین کے حقوق پر اثر ڈال سکتے ہیں۔

عورت کو اس کے خاوند کی وفات کے بعد سال بھر تک بسلسلہ اس کے ذاتی حق کے خاوند کے مکان میں سے نہیں نکالنا چاہیئے تا وہ اس عرصہ میں اپنے حصہ سے اپنی رہائش کا انتظام کر سکے۔ خاوند بھی اگر ناراض ہو تو خود گھر سے الگ ہو جائے مگر عورت کو گھر سے نہ نکالے کیونکہ گھر عورت کے قبضہ میں سمجھا جاتا ہے۔ بچوں کی تربیت میں عورت کا بھی حصہ ہے اس سے مشورہ لے لینا چاہیئے اور اسے بچہ کے متعلق کوئی تکلیف نہیں دینا چاہیئے۔ دودھ پلانے اور نگرانی وغیرہ بچہ کے متعلق تمام امور میں اس سے پوچھ لینا چاہیئے اور اگر عورت مرد آپس میں نباہ کو ناممکن پا کر جدا ہونا چاہیں تو چھوٹے بچے ماں ہی کے پاس رہیں ہاں جب بڑے ہو جائیں تو تعلیم وغیرہ کے لئے باپ کے سپرد کر دئیے جائیں جب تک بچے ماں کے پاس رہیں ان کا خرچ باپ دے بلکہ ماں کو دودھ کے علاوہ خرچ کرنا پڑے اور کام کرنا پڑے تو اس کا معاوضہ بھی خاوند کو کرنی ہوگی چاہیئے۔

باقی آئندہ

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

دار التبلیغ ہالینڈ کیلئے ایک اور وسیع عمارت خرید لی گئی

مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ سلسلہ ہالینڈ تحریر فرماتے ہیں کہ گذشتہ سال دسمبر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ ہالینڈ میں ارشاد فرمایا تھا کہ اب مسجد ہیگ بہت چھوٹی ہو گئی ہے۔ اس لئے ایک ایک مشن سنٹر کی خرید کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں کے طفیل ہمیں ایک بہت بڑا پراجیکٹ جس میں متعدد کمرے، باورچی خانوں، مسجد کے لئے دو بڑے بڑے ہالوں اور حضور کے لئے رہائشی بنگلہ پر مشتمل چار عظیم الشان عمارتیں شامل ہیں خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ پانچ ہزار مربع میٹر سے زائد رقبہ پر محیط یہ پراجیکٹ ہالینڈ کے شمال میں دی ہیگ سے ۱۲۰ کلومیٹر (NUNSPEET) شہر میں واقع ہے۔ خاکسار کو حضور نے یہاں کے لئے نیشنل مرکز میں مبلغ مقرر فرمایا۔ ابھی اس علاقہ میں کوئی احمدی نہیں ہے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اس پروجیکٹ کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور تبلیغ و اشاعت دین کا فعال مرکز بنائے آمین۔

جماعت احمدیہ پٹنہ (بہار) کی کامیاب تبلیغی مساعی

مکرم سید عبد الباقی صاحب آف پٹنہ رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے خاکسار کی پٹنہ میں پوسٹنگ کے بعد سے یہاں مختلف طبائع اور مذہب و ملت کے افراد سے تبلیغ کا موقعہ ملتا رہتا ہے مورخہ ۸۵/۷/۲۹ کو یہاں کی مختلف مرکزی لائبریریوں میں اپنا لٹریچر رکھنے اور ان کو تبلیغ کرنے کا ایک پروگرام بنایا

سب سے پہلے ہم لوگ (بمعیت مکرم محمد شریف احمد اور مکرم بشیر احمد صاحب) مدرسہ شمس الہدیٰ کے ہیڈ ماسٹر مولانا سے ملاقات کے لئے گئے۔ باوجود کوشش کے نہ تو انہوں نے ہماری کتب اپنی لائبریری میں رکھنے پر آمادگی ظاہر کی اور نہ ہی ذاتی مطالعہ کے لئے ان کتب کو لینا گوارہ کیا تاہم یہ قدم بھی ایک خاموش تبلیغ کا ذریعہ بنا۔

اس کے بعد ہم خدابخش اورینٹل لائبریری میں پہنچے جس کے ڈائرکٹر جناب فاروقی صاحب تھے۔ یہ ہم سے مل کر بہت متاثر ہوئے پھر اس لائبریری کے ڈائرکٹر جناب DR. A.R BEDAR سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے ہمارا پرجوش استقبال کیا اور ہمارا ۸۴ کتب پر مشتمل پیکٹ اپنی لائبریری میں رکھنے کا حکم جاری فرمایا۔ انہوں نے پاکستان میں ہو رہے احمدیوں پر ظلم و تشدد کو اسلام کے منافی قرار دیا۔ اور حضور انور کے خطبات کی کیسٹ اپنی لائبریری کے لئے لینا پسند فرمائیں۔ موصوف ہماری باتوں کو نہایت دلچسپی کے ساتھ سنتے رہے اور بہت اچھا اثر قبول کیا۔ بعدہٗ جناب ڈاکٹر صاحب نے ہماری چائے سے تواضع کی۔

مورخہ ۸۵/۸/۲ کو خاکسار نے "ینگ مسلم لائبریری" کے سیکرٹری جناب سعید الزماں صاحب سے ملاقات کی۔ اور ۲۸ کتب پر مشتمل جماعت احمدیہ کا لٹریچر ان کی خدمت میں پیش کیا جو انہوں نے بخوشی قبول فرمایا اور شکریہ ادا کیا۔ واضح رہے کہ یہ دوست خاکسار کے پہلے سے ہی زیر تبلیغ ہیں۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کے بہترین نتائج فرمائے آمین۔

میلاپالیم (تامل ناڈو) میں کامیاب تبلیغی جلسے

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس رقمطراز ہیں کہ جماعت احمدیہ میلاپالیم کے زیر اہتمام مورخہ ۱۱ اور ۱۲ر جولائی کو ۲ دو روزہ تبلیغی جلسے ایک غیر احمدی محلے میں منعقد کئے گئے۔ مخالفوں نے ان جلسوں کو رد کرنے کی انتہائی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ ہر دو اجلاسات میں جماعت کے علماء نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں جن کا بہت اچھا اثر ہوا۔ الحمد للہ۔

جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید کا اہتمام

● — مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ شاہجہانپور لکھتے ہیں کہ مورخہ ۸۵/۷/۸ تا ۸۵/۷/۱۴ ہفتہ قرآن منایا گیا جس میں قرآن مجید کی اہمیت اور افادیت پر سات روز تک وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی گئی کٹیا میں بھی ایک جلسہ منعقد کیا گیا

● — مکرم شیخ حلیم الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ کیرنگ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۸۵/۷/۸ تا ۸۵/۷/۱۴ کو ہفتہ قرآن مجید منایا گیا جس میں مقررین نے قرآن مجید کے فضائل و برکات اور حقائق و معارف بیان کئے۔

● — مکرم شمس الدین خان صاحب زعیم مجلس انصار اللہ سورو تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۸۵/۷/۱۲ کو جماعت احمدیہ سورو کے زیر اہتمام ہفتہ قرآن کے سلسلہ میں جلسہ منعقد کیا گیا جس میں قرآن مجید کے مختلف عنوانات پر مقررین نے روشنی ڈالی۔

● — مکرم صغیر احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ شیموگہ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۸۵/۷/۱۴ کو ہفتہ قرآن منایا گیا جس میں قرآن کریم کے فضائل و برکات اور پُر معارف تعلیمات کے عنوانات پر مقررین نے تقاریر کیں۔

● — مکرم غلام احمد صاحب ڈار سیکرٹری تبلیغ ناصر آباد کشمیر رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۸۵/۷/۸ ہفتہ قرآن منایا گیا جس میں سات روز تک مقررین نے قرآن مجید کے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔

● — مکرم رحمت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۸۵/۷/۹ تا ۸۵/۷/۱۵ ہفتہ قرآن منایا گیا جس میں قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔

● — مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ موسی بنی مائنز تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۸۵/۷/۷ کو ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مقررین نے نہایت موثر پیرایہ میں مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

● — مکرم کے شفیق احمد صاحب تیماپور سے رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۸۵/۷/۲۲ کو ہفتہ قرآن کے سلسلہ میں جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مقررین نے قرآن مجید کی روحانی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔

● — محترمہ صبیحہ اختر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ یادگیر تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۸۵/۷/۱۴ تا ۸۵/۷/۲۵ مختلف محلوں میں لجنہ اماء اللہ کے ماتحت اجلاسات منعقد کئے گئے جس میں بہت سی بہنوں اور بچیوں نے قرآن مجید کے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔

● — محترمہ حذیفہ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ کیرنگ، تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۸۵/۷/۱۲ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی زیر صدارت ہفتہ قرآن کے سلسلہ میں جلسہ کیا گیا جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد پانچ ممبرات نے تقاریر کیں۔

● — محترمہ مہر جہاں قریشی صاحبہ شاہجہانپور تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۸۵/۷/۱۴ کو لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام مشن ہاؤس میں ہفتہ قرآن کے سلسلہ میں جلسہ منعقد کیا گیا جس میں خاکسار مہر جہاں قریشی۔ محترمہ مبارکہ مریم صاحبہ۔ محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ محترمہ طاہرہ تنویر صاحبہ۔ محترمہ سعیدہ حبیب صاحبہ اور محترمہ امۃ الباری صاحبہ نے تقاریر کیں۔ بہت سی بچیوں نے نظمیں بھی پڑھیں۔

مجلس انصار اللہ بھدرواہ کے زیر اہتمام تربیتی اجلاس

مکرم محمد شریف صاحب منہاس سیکرٹری امور عامہ و زعیم مجلس انصار اللہ بھدرواہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۸۵/۷/۲۹ کو بعد نماز مغرب مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ اور مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب صدر جماعت نے تقاریر کیں۔

موسی بنی مائنز میں رمضان المبارک کے لیل و نہار

مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ موسی بنی مائنز (بہار) تحریر فرماتے ہیں کہ رمضان کے بابرکت مہینے میں درس و تدریس، نماز تراویح اور نماز تہجد کا باقاعدہ اہتمام کیا گیا۔ جن میں کثیر تعداد میں مرد و زن شریک ہوتے رہے آخری عشرہ میں خاکسار کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

عید الفطر کے موقعہ پر شہر کے معززین کو ٹی پارٹی دی گئی جو احمدیت کا پیغام پہنچانے کا ذریعہ بنی اس ماہ مبارک میں خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ اور پاکستان کے مظلوم احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔

لجنہ اماء اللہ سکندر آباد کے زیر اہتمام جلسہ "یوم اُمہات"

محترمہ فرحت الدین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سکندرآباد تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۲ مئی کو لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام "یوم امہات" منایا گیا جس میں تلاوت اور نظم خوانی کے بعد محترمہ نصرت جہاں صاحبہ، عزیزہ عفت سلطانہ سلمہا۔ عزیزہ نصرت الدین سلمہا۔ محترمہ خالدہ اقبال صاحبہ عزیزہ رشیدہ روشن سلمہا۔ محترمہ یاسمین امۃ القدوس صاحبہ۔ محترمہ امۃ السمیع صاحبہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر "احمدیت زندہ باد" کے پرجوش نعروں کی گونج میں محترمہ عظیم النساء صاحبہ کو سال رواں کی بہترین احمدی ماں کی حیثیت میں انعام دیا گیا۔ دوسرے پروگرام میں اول۔ دوم اور سوم آنے والی ممبرات میں بھی انعامات تقسیم کئے گئے۔

درخواستِ دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ پچھلے چند دنوں سے بیمار چلی آرہی ہیں ان کی کامل صحت یابی کیلئے نیز والد صاحب کے کاروبار میں ترقی اور چھوٹے بھائی کو اچھی ملازمت ملنے کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار سید کلیم احمد عجب شیر نائب ایڈیٹر بدر)

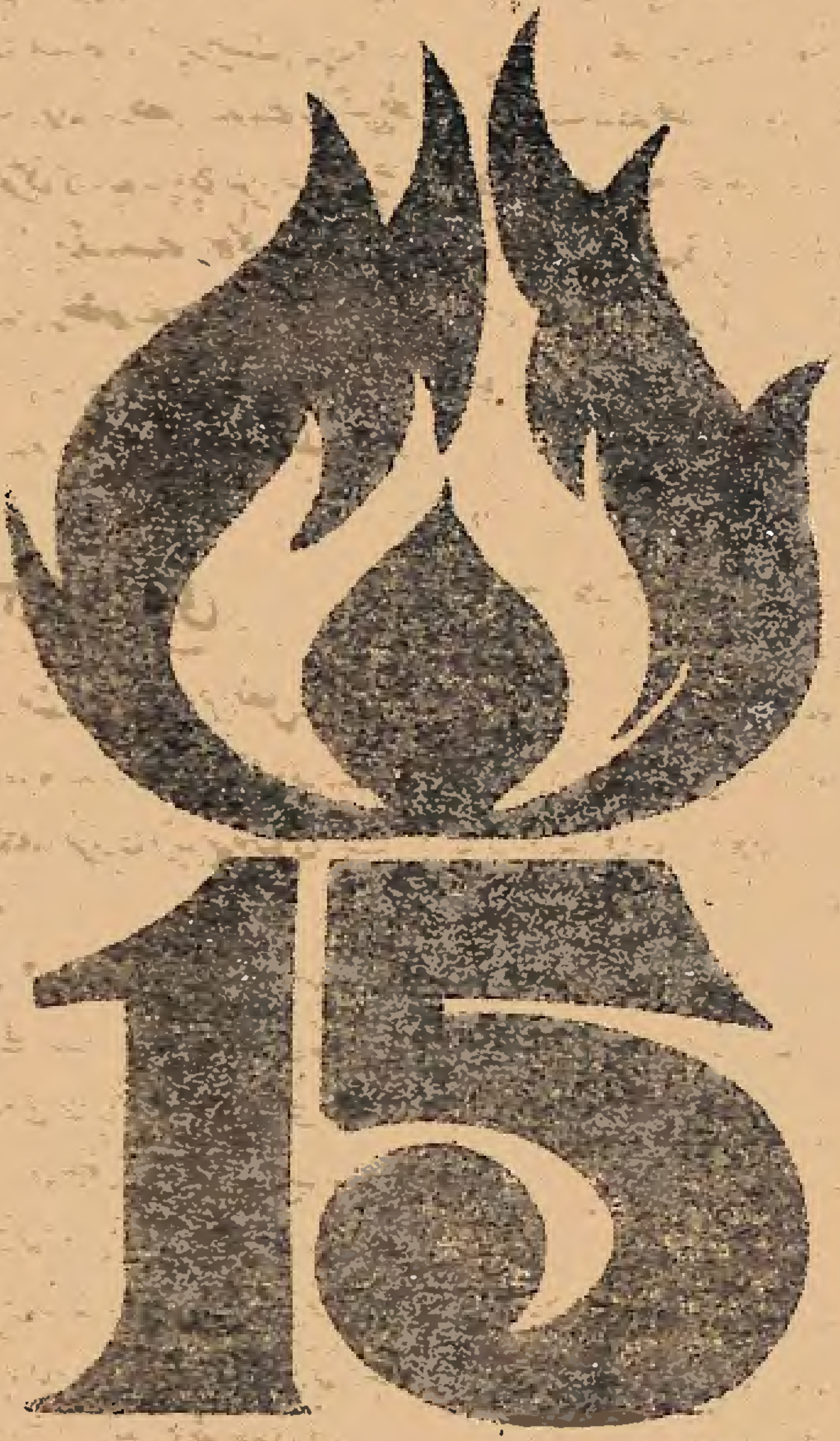

اگست

آزادی کی مشعل

جو ہمارے بہادر ہم وطنوں نے روشن کی تھی
اور جو ہمارے کروڑوں لوگوں کے دلوں میں جگمگا رہی ہے
اسے کسی طوفان کا جھونکا
کیوں کر بجھا سکتا ہے؟
یہ وہی روشنی ہے جس نے ہماری تقدیر کو بدل ڈالا۔
اور ہمیں آزاد بنایا
یہ وہی لَو ہے جس نے ہمیں مضبوط بنایا
اور اپنے پاؤں پر کھڑا کیا
یہ تو ہمارے لیے روشنی کا مینار بن جائے گی۔

ہماری یہ مشعل ہمیشہ روشن رہے گی

davp 85/182

اعلانات نکاح اور تقریب رخصتانہ

(۱) :- خاکسار کی بیٹی عزیزہ شمیم اختر سلمہا کا نکاح مورخہ ۲۷/۵/۸۵ کو عزیزم نور الدین منور سلمہٗ ابن اخویم مکرم صلاح الدین صاحب ساکن چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ (پاکستان) کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی قریشی زبیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے پڑھا اور مورخہ ۲/۶/۸۵ کو بچی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

(۲) :- اسی طرح مورخہ ۲۸/۶/۸۵ کو خاکسار کے بیٹے عزیز ظفر اقبال سلمہٗ مقیم اجمان (امارات متحدہ عربیہ) کا نکاح عزیزہ نورین جبیں عصمت سلمہا بنت مکرم منور علی خانصاحب سابق درویش ساکن کراچی حال مقیم کویت کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حال کراچی میں پڑھا۔ اس خوشی میں مبلغ بیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار - مستری منظور احمد درویش قادیان

(۳) :- مکرمہ شمیمہ خاتون صاحبہ بنت مکرم غلام نبی صاحب ساکن تالگرام ضلع مرشد آباد۔ بنگال کا نکاح مکرم ناصر احمد صاحب ولد مکرم سادھن چندر ملالار ساکن موہن پور۔ ڈائمنڈ ہاربر ضلع چوبیس پرگنہ کے ہمراہ مبلغ دو ہزار دو سو پچاس روپے حق مہر پر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ بنگال نے مورخہ ۱۴/۴/۸۵ کو کبیرہ میں پڑھا۔

(۴) :- مکرمہ عشرت جہاں صاحبہ بنت مکرم سعید صاحب سولیہ ساکن اورنگ آباد کا نکاح مکرم محمد عبد العزیز صاحب ولد مکرم محمد عبد المجید صاحب ساکن عثمان آباد۔ مہاراشٹر کے ساتھ مبلغ تین ہزار ایک سو روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی سراج الحق صاحب نے اورنگ آباد میں مورخہ ۳۰/۶/۸۵ کو پڑھا۔

(۵) :- مکرمہ شکیلہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد سلیمان صاحب ساکن کلکتہ بنگال کا نکاح مکرم نور الحق صاحب ولد مکرم تفضل ملا صاحب ساکن کبیرہ ضلع چوبیس پرگنہ کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ نے مورخہ ۲/۳/۸۵ کو مسجد احمدیہ کبیرہ میں پڑھا۔

(۶) :- مکرمہ طاہرہ صاحبہ بنت مکرم احمد صاحب ساکن مرکرہ ضلع کورگ کا نکاح مکرم شوکت علی صاحب ولد مکرم علی کٹی صاحب ساکن پینگاڈی ضلع کنانور کیرالہ کے ہمراہ اکتالیس گرام سونا بطور حق مہر مورخہ ۲۹/۶/۸۵ کو مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھا۔

انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان

(۷) :- مورخہ ۱۴/۵/۸۵ کو مکرم حمید احمد صاحب ابن مکرم رحمت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ تہ کوکڑی (تامل ناڈو) کا نکاح مکرمہ کشمیرین فاطمہ صاحبہ بنت مکرم میراں محی الدین صاحب مرحوم آف ساتان کولم کے ساتھ چار ہزار پانچصد روپیہ حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم رحمت اللہ صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں تیس روپے ادا کئے۔ جزاہ اللہ خیراً۔

خاکسار - محمد عمر مبلغ سلسلہ مدراس

(۸) :- مورخہ ۲/۵/۸۵ کو خاکسار کی ہمشیرہ نسبتی عزیزہ نعیمہ بیگم سلمہا بنت مکرم منشی عبد الحفیظ خان صاحب مرحوم ساکن کرہل (یوپی) کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ واضح رہے کہ عزیزہ کا نکاح جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان میں مکرم ... رحمت اللہ صاحب ابن مکرم حافظ محمد عبد اللہ صاحب مرحوم ... (تامل ناڈو) کے ساتھ پڑھا جا چکا تھا۔ رخصتانہ کی تقریب ... انتہائی سادگی اور بے تکلفی کے ماحول میں انجام پذیر ہو کر ... کا موجب بنی۔ اس موقعہ پر دلہن کے برادر اکبر محترم ... صاحب ... ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان نے اجتماعی دعا ... اس موقعہ پر بطور شکرانہ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (آمین)

خاکسار - شیخ محمد عبد الرب زعیم اعلیٰ مجالس انصار اللہ اڑیسہ نزیل کرہل

(۹) :- مورخہ ۲۲/۶/۸۵ کو بمقام ریشی نگر خاکسار نے مکرم عبد العلیم صاحب وانی ابن مکرم عبد الکریم صاحب وانی آف آسنور ضلع اسلام آباد کشمیر کا نکاح تین ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ گلشن آرا صاحبہ بنت مکرم عبد الغفار صاحب گنائی ... ریشی نگر (کشمیر) کے ساتھ پڑھا۔

دولہا کے بھائی مکرم ماسٹر عبد الحکیم صاحب وانی قائد علاقائی کشمیر نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ ۱۲/۳ روپے مختلف مدات میں ادا کئے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

(۱۰) :- مورخہ ۱۹/۶/۸۵ کو خاکسار نے اپنے ماموں زاد بھائی عزیزم مکرم عبد الحمید صاحب شاہ ابن مکرم گل محمد صاحب شاہ آف شورت (کشمیر) کا نکاح ہمراہ عزیزہ آمنہ بانو سلمہا بنت مکرم غلام نبی صاحب وگے آف آسنور مبلغ چار ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم گل محمد شاہ صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں بیس روپے ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔

خاکسار - عبد الرشید ضیاء مبلغ سلسلہ مقیم آسنور

☆ :- قارئین سے ان تمام رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

درخواست ہائے دعا

• :- مکرم حضرت صاحب منڈا سگر صدر جماعت احمدیہ ہبلی (کرناٹک) مقامی آئی ٹی آئی میں زیر تعلیم نند گڑھ کے دو احمدی طلباء عزیزان منصور احمد چکوڑی و نذیر احمد چکوڑی سلمہما کی امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے • :- مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ یادگیر مکرم غلام حمید الدین صاحب ساکن گلبرگہ کے بچوں عزیزان غلام عارف الدین و غلام عاصف الدین سلمہما جنہوں نے اپنے جیب خرچ سے مبلغ ۹۲/- روپے پس انداز کر کے مد "تعمیر ایوان خدمت" میں ادا کئے ہیں کی صحت، وسلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے • :- مکرم محمود احمد صاحب یادگیری اہل وعیال کی صحت وسلامتی اور جملہ مشکلات کے ازالہ کے لئے

• :- مکرم محمد حبیب اللہ صاحب گوملا (رانچی) بہار مختلف مدات میں بیس روپے ارسال کر کے اپنے بیٹے عزیز محمد ظفر اللہ سلمہٗ کے سوشیل سروس ... کے سامان ہونے اور یہ ملازمت عزیز کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے۔

• :- مکرم غلام احمد جنید صاحب سیکرٹری مال جماعت بھوبنیشور مکرم شیخ ... صاحب B.M.O. بھوبنیشور کی بچی کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے • :- مکرم محمد یوسف صاحب زیروی (رجکشو) درویش مقیم گلبرگہ لکھتے ہیں کہ مکرم سیٹھ ظہیر احمد صاحب چنتہ کنٹہ نے بیٹری کا نیا کاروبار شروع کیا ہے موصوف مختلف مدات میں بیس روپے ادا کر کے کاروبار کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے۔

• :- مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جمشید پور اپنے والد مکرم محمد سلیمان صاحب جو موٹر سائیکل کے حادثہ میں کافی چوٹیں آ جانے کی وجہ سے ٹاٹا میں ہسپتال میں زیر علاج ہیں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے • :- مکرم مشتاق احمد صاحب ڈار قائد مجلس خدام الاحمدیہ شملہ اپنی اور مکرم غلام نبی صاحب ... و مکرم غلام حسن شاہ صاحب کی طرف سے پچیس روپے بغرض تحریک دعا ارسال کر کے سب کی صحت وعافیت، دینی و دنیوی ترقیات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے • :- محترمہ حلیمہ بانو صاحبہ سرینگر (کشمیر) اپنی والدہ اور تمام بہن بھائیوں کی صحت وسلامتی، دینی و دنیوی ترقیات نیز ... کو ایمان کی دولت نصیب ہونے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق پانے کے لئے • :- جماعت احمدیہ برہ پودہ (بھاگلپور) کی ایک غریب بیوہ اور نادار احمدی خاتون محترمہ عائشہ خاتون صاحبہ حال مقیم پٹنہ ان دنوں بہت زیادہ بیمار اور ضعیف ہیں۔ موصوفہ پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی کامل وعاجل شفایابی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔ • :- مکرم خواجہ عبد العزیز صاحب سرینگر (کشمیر) دونوں آنکھوں کی بینائی سے محروم ہو جانے کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان، ذہنی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ موصوف کی تمام ذہنی پریشانیوں کے ازالہ اور انجام بخیر ہونے کے لئے قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آٹھواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں

سالانہ اجتماع

اور

انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی و اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ کرم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے آٹھویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نیز صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ نے اگلے دو سال یعنی ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۷ء کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب کی بھی منظوری عطا فرمائی ہے۔

حضور پُر نور کی منظوری کے مطابق ہمارا یہ سالانہ اجتماع مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کو منعقد ہوگا۔ اور انشاء اللہ اسی موقعہ پر بذریعہ شوریٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتخاب بھی عمل میں آئے گا۔

قائدین کرام نہ صرف خود اس بابرکت روحانی اجتماع میں شریک ہوں بلکہ اپنی مجلس سے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اجتماع میں بھجوانے کی کوشش کریں واضح رہے کہ معیار انعام خصوصی کے مطابق سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی کم از کم دس فیصد نمائندگی ضروری ہے۔ اجتماع سے پہلے پہلے چندہ اجتماع کی صد فیصد فراہمی کی بھی کوشش کی جائے۔

★ صدر مجلس کے انتخاب اور مجلس شوریٰ کے اراکین مجالس کی نمائندگی کے قواعد حسب ذیل ہیں۔ مجالس انہیں ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے نمائندگان بھجوائیں۔

(۱) :۔ صدر مجلس کا انتخاب مجلس شوریٰ کرے گی۔ (قاعدہ ۳۹)

(۲) :۔ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب ہر مجلس کے خُدام کی تعداد پر ہر بیس یا تیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہوگا۔ (قاعدہ ۴۵)

(۳) :۔ صدر مجلس کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ مرکزی رہائش رکھتا ہو۔ (قاعدہ نمبر ۵۶ الف)

(۴) :۔ صدر مجلس کے لئے صرف ایسے خُدام کا نام پیش کیا جا سکے گا جن کی مجلس میں رکنیت کی معیاد قواعد کی رُو سے صدارت کی معیاد سے قبل ختم نہ ہو۔ (قاعدہ نمبر ۵۶ ب)

(۵) :۔ صدر کے انتخاب کے لئے مجلس شوریٰ کے اجلاس ہی میں نام پیش کئے جائیں گے۔ اور مجلس شوریٰ تین ناموں کا انتخاب کرے گی۔ اس طرح ہر نمائندے کو تین ووٹ دینے کا حق ہوگا۔ قاعدہ نمبر ۵۷ (اس کی مزید وضاحت موقع پر کر دی جائے گی۔ جملہ مجالس اپنی اپنی مجالس میں مشورہ کر کے تین نام تجویز کر کے نمائندگان کو بتا کر بھجوائیں۔)

(۶) :۔ منتخب شدہ نام حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں آخری فیصلہ و منظوری کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ (قاعدہ نمبر ۵۸)

(۷) :۔ صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہوگا۔ اور ان کے متواتر منتخب ہونے پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔ (قاعدہ نمبر ۶۲)

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ٹیلیگرافک ایڈریس

تمام جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان کا ٹیلیگرافک ایڈریس DARUL AMAAN رجسٹر کروا دیا گیا ہے۔ لہٰذا آئندہ ٹیلیگرام دیتے وقت اس مختصر ایڈریس QADIAN کو استعمال کریں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

چھٹا سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت مجالس انصار اللہ بھارت کے چھٹے سالانہ مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے ۱۶، ۱۷ اور ۱۸ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۴ ہش ۱۹۸۵ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ بھارت کی تمام مجالس سے توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ اپنے اس بابرکت روحانی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ نمائندے بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں گی۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

ضروری اعلان

برائے

سالانہ اجتماع لجنات بھارت

لجنات اماء اللہ بھارت کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ اکتوبر کو منعقد کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس لئے جملہ لجنات متعلقہ طور پر ان تاریخوں میں مقرر شدہ پروگرام کے تحت سالانہ اجتماع منعقد کریں۔ جو لجنات ایک دن اپنا پروگرام رکھیں وہ ان تینوں دنوں میں سے اپنا دن معین کریں۔ بعد اجتماع تفصیلی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

امتحان دینی نصاب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال امتحان دینی نصاب کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "توضیح مرام" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ یہ امتحان ۲۹ ستمبر ۱۹۸۵ء بروز اتوار ہوگا۔ احباب جماعت اس دینی امتحان میں بکثرت شامل ہو کر علمی دینی اور روحانی فیوض و برکات حاصل کریں۔ تمام عہدیداران جماعت، مبلغین کرام اور معلمین صاحبان احباب جماعت کو امتحان دینی نصاب کی اہمیت و فوائد سے روشناس فرمائیں۔ اور امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے اسماء معہ ولدیت نظارت ہذا میں جلد بھجوا کر ممنون فرمادیں اللہ تعالےٰ آپ سب کی مساعی میں برکت دے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست ہائے دُعا

— محترمہ مریم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں مبارک احمد صاحب راج باغ۔ سرینگر مختلف ملازمتیں پچاس روپے ادا کر کے اپنے بیٹوں مکرم ڈاکٹر میاں جمشید احمد صاحب اور مکرم میاں دانش احمد صاحب انجینیئر کی صحت و سلامتی اور اپنی تمام پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔ — مکرم محمود احمد پرویز صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کالا بن لوہار کہ علاقہ پونچھ اپنی کامل و عاجل شفایابی۔ P.U.C. انگلش کمپارٹمنٹ کے امتحان میں نمایاں کامیابی، آئندہ سلسلہ تعلیم کو جاری رکھنے کی توفیق پانے اور تمام پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔ — مکرم عبد الباسط صاحب ابن مکرم عبد العزیز صاحب آف جڈھانوں علاقہ پونچھ مثانے کی تکلیف سے دوچار ہیں۔ کافی علاج و معالجہ کرانے کے باوجود تکلیف میں افاقہ نہیں ہوا۔ موصوف کی کامل و عاجل شفایابی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے قارئین کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
CARDBOARD BOX MFG. CO.
PHONE:- 279203
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA-700073.

"مَیں وُہی ہُوں
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔"
(فتح اسلام ص تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس
نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے
خدا سے کچھ ڈرو یارو یہ کیسا کذب و بہتاں ہے

بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-
• الیکٹرک انجینئرس • لائسنس کنٹریکٹس • الیکٹرک ورکنگ • موٹر وائنڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI
C-10 LUXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA
FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)
574108
629389
ٹیلیفون نمبرز :-
BOMBAY-58.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ
23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبرز :-

آٹو ٹریڈرز
۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM
برائے :- ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر
SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے آٹو پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

محبّت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS.
SHED NO. C-16.
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKERI-571201
PHONE:- OFFICE. 800.
RESI. 283.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA,
BOMBAY-8.

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور
تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS-600004.
PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۴۷۱۴

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ :- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس بسٹ اکسپرٹ جیولر ڈیلیئرز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- ... چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر ... غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT,
GRAM :- MOOSARAZA
PHONE :- 605558
BANGALORE - 2.

حیدر آباد میں — فون نمبر :- 42301

یونائیٹڈ موٹر گیراج

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

مسعود احمد ریپیئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۲۸۷-۱-۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گوند تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲۴/۲/۳ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

فون نمبر :- ۲۹۱۶...

قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے!

(کشتی نوح)

AIR®
CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۸۵ء رجسٹرڈ نمبر پی/جی ڈی پی ۳